کتاب و سنت سے ماخوذ صبح و شام کے مستند اذکار و دعاؤں کے
فوائد اور تفہیم و معنویت پر مشتمل مختصر رسالہ

تفہیم الأذکار

وسبح بحمد ربك قبل طلوع الشمس وقبل الغروب

اللهم



ڈاکٹر حافظ نعمان احمد الحدّاد
(اسسٹنٹ پروفیسر گورنمنٹ اسلامیہ گریجوایٹ کالج، گوجرانوالہ)

کتاب و سنت سے ماخوذ صبح و شام کے مستند اذکار و دعاؤں کے
فوائد اور تفہیم و معنویت پر مشتمل مختصر رسالہ

تفہیمُ الأذکار

تالیف

ڈاکٹر حافظ نعمان احمد الحدّاد

نظرِ ثانی

ڈاکٹر حافظ عبدالجبار



نام کتاب ———— تفہیم الأذکار

مؤلف ———— ڈاکٹر حافظ نعمان احمد الحدَّاد

اشاعت اول ———— مارچ 2025ء / رمضان 1446ھ

اشاعت دوم ———— جولائی 2025ء / محرم 1447ھ

تعداد ———— 200 (ڈیجیٹل)

قیمت ————

قانونی مشیر ———— پروفیسر چوہدری سکندر عباس گورائیہ
(ایڈووکیٹ ہائی کورٹ)

ناشر

ثریا اسحاق پبلشرز، ٹرسٹ اینڈ ویلفیئر فاؤنڈیشن
نزد باغبانپورہ، حافظ آباد روڈ، گوجرانوالہ، پنجاب، پاکستان
(03338147420/03216400497)



فہرست مضامین

1 حرفِ چند 4

2 نگاہِ اوّل 6

3 صبح وشام کے اذکار اور دعائیں (عربی متن برائے حفظ) 9

4 صبح وشام کے اذکار اور دعائیں (ترجمہ، فوائد اور تفہیم ومعنویت) ... 15

5 صبح کے اذکار اور دعائیں (ترجمہ، فوائد اور تفہیم ومعنویت) 53

6 شام کے اذکار اور دعائیں (ترجمہ، فوائد اور تفہیم ومعنویت) 72

حرفِ چند

اذکار و وظائف وہ کلمات ہیں جن کے ذریعے ایک مسلمان ہر وقت اپنے دل کی جنّت آباد رکھتا ہے۔ اپنے محبوبِ حقیقی کی یاد میں کھویا رہتا ہے، اس کی محبت و معرفت سے سرشار ہوتا ہے اور اس کے ذریعے اپنے دلِ بیمار کی دوا کرتا ہے۔

إِذَا مَرِضْنَا تَدَاوَيْنَا بِذِكْرِكُمْ وَنَتْرُكُ الذِّكْرَ أَحْيَاناً فَنَنْتَكِسُ

”جب ہم بیمار ہوتے ہیں تو آپ کی یاد سے علاج کرتے ہیں، جب یاد چھوڑ دیں پھر پلٹ کر بیمار ہو جاتے ہیں۔“

یہ اذکار، محض الفاظ نہیں جن کو بلا سوچے سمجھے طوطے کی طرح دُہرا لیا جائے یا جن کو سفلی خواہشات کی تکمیل کے لیے پڑھا جائے۔ یہ تمام الفاظ صرف اَوراد نہیں بلکہ ان میں معرفت الٰہی، توحیدِ الٰہی اور محبتِ الٰہی کا گنجینہ ہے، یہ اللہ جلّ جلالہ کا ایسا جامع تعارف پیش کرتے ہیں کہ اگر یہ تعارف دلِ مسلم میں جاگزیں ہو جائے تو اس کی زندگی کا دھارا بدل جائے اور اس کو آخرت سے پہلے دنیا میں معرفت و محبت الٰہی کی جنت نصیب ہو جائے۔ یہی وہ جنت ہے جس کے بارے میں سلف صالحین کا کہنا ہے کہ ہم جس جنت میں ہیں اگر بادشاہوں کو بھنک پڑ جائے تو وہ اس کو ہم سے چھیننے کے لیے لڑنے مرنے پر آجائیں۔ ان اذکار کو صبح و شام اور ہر نماز کے بعد کرنے کا مقصد، اللہ تعالیٰ کی اسی معرفت و محبت کو ہر دم دل میں جگائے رکھنا ہے۔

اہل علم نے اذکار پر مشتمل چھوٹی بڑی بہت سی کتابیں لکھیں ہیں، تاہم اس امر

کی اشد ضرورت تھی کہ ایک عام مسلمان کے لیے ان کی معنویت واضح کی جائے۔ تاکہ وہ جب ان اذکار کو پڑھے تو ان سے محظوظ ہو، اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کا جاہ و جلال اور کمال پوری آب و تاب کے ساتھ تجلی کرے اور اس کی عملی زندگی میں ان کا پرتو نظر آئے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے بھائی ڈاکٹر نعمان احمد صاحب کو جزائے خیر عطا فرمائے جنہوں نے یہ اہم سلسلہ شروع کیا ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتابچے کو نافع بنائے اور اس کا فیض عام کر دے۔ (آمین)

ہیچمداں
ڈاکٹر حافظ عبد الجبار
(اسسٹنٹ پروفیسر و صدر شعبہ عربی زبان وادب)
گورنمنٹ اسلامیہ گریجوایٹ کالج، گوجرانوالہ

فروری 2025ء / شعبان 1446ھ

نگاہِ اوّل

إن الحمد للہ تعالیٰ نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم أما بعد:

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لیے ہی تمام تر حمد وتعریف ہے جیسے اس کی شان کے لائق ہے اور میں انہی الفاظ کے ساتھ اس کی ثناء وتوصیف کرتا ہوں جن کے لائق اس کی ذاتِ اقدس ہے۔ ان گنت ولاتعداد درود وسلام میرے آقا ومولیٰ جناب محمد ﷺ پر، جن کا امتی ہونا ہمارے لیے باعثِ اعزاز ہے اور جن کے اسوۂ کامل کی اتباع ہمارے لیے باعثِ نجات ہے۔

انسان نہایت کمزور مگر اللہ کی عبادت کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔ پہلے انسان سے آخری انسان تک اور سابقہ آسمانی مذاہب کے ماننے والوں سمیت ہم سب اللہ کے محتاج ہیں اور اپنی اس محتاجی کا اظہار اللہ کے حضور دعا اور اذکار کے ذریعے کرتے ہیں۔ فطری طور پر دنیا میں رہتے ہوئے ہر انسان مختلف قسم کے مصائب وآلام کا شکار ہے۔ جن کے مقابلے میں اس کے پاس بہترین ہتھیار کتاب وسنت میں مذکور دعائیں اور اذکار ووظائف ہیں جو بے بسوں کی امید، بے سہاروں کا سہارا، غم کے ماروں کی تسلّی اور اللہ تعالیٰ کے دَر پر حصولِ شفا کے لیے بندے کی دستک ہے۔ اس کے ساتھ دعا ایسی بنیادی ترین عبادت بھی ہے جس کے ذریعے بندہ اپنے خالق ومالک وآقا کے حضور انتہائی تذلل وسر افگندگی، عاجزی ولاچاری اور محتاجی کا مظاہرہ کرتا ہے، اپنے انسانی اختیار سے بالاتر کمزوریوں کا اظہار کرتا ہے، اپنی ناقص صفات کا اقرار کر کے اپنی کمزوریوں پر پردہ ڈالنے، کمزوریوں سمیت زندگی سے فائدہ اٹھانے، ان کے ساتھ

متوازن زندگی گزارنے کا سوال کرتا ہے۔اس طرح اسے روحانی سکون، اطمینان قلب، اخلاقی مضبوطی، معاشی و معاشرتی رہنمائی، ذات و کردار کی بلندی اور دنیا و آخرت کی سعادت مندی، شخصیت میں توازن، ظاہری مدد و تعاون ،باطنی حفاظت اوروافر خیر و بھلائی نصیب ہوتی ہے۔

جس طرح صبح وشام دوائی کھانے والے مریض کو علم ہوتا ہے کہ کس مرض کی دوائی کس وجہ سے اور کس طریقے سے استعمال کرنی ہے، تاکہ مرض سے شفایابی ممکن ہو سکے، اسی طرح صبح وشام دعاؤں اور اذکار و وظائف کا اہتمام کرنے والے کو بھی معلوم ہونا چاہیے کہ ان کا مفہوم ،فائدہ اور معنی کیا ہے، تاکہ مکمل یقین اور عقیدے کی پختگی کے ساتھ ان سے مستفید ہو کر ظاہری وباطنی مسائل اور روحانی بیماریوں سے نجات حاصل کی جاسکے۔ معنی و مفہوم اور فوائد و معنویت کے ساتھ صبح وشام کے اذکار و دعائیں پڑھنے سے انسانی زندگی میں توکل واعتماد پیدا ہوتا ہے، یقین پختہ ہوتا ہے، خشوع و حضوع ظاہر ہوتا ہے، مقصد سمجھ آتا ہے اور شخصیت پر مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔یہی اس کتاب کی تالیف کا مقصد ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رحمت و فضل ہے کہ بندہ کی بے بضاعتی، کم مائیگی اور کم علمی کے باوجود یہ کتاب شائع ہو کر آپ کے ہاتھ میں ہے۔اس کتاب میں جو بات درست اور حق ہے وہ اللہ محمود و مستعان کی طرف سے ہے اور جو کمی و کوتاہی یا غلطی ہے وہ بندہ کی طرف سے ہے جبکہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ اس سے بَری ہیں۔کتاب میں نہایت سادہ انداز اختیار کیا گیا ہے، کوشش کی گئی ہے کہ ہر بات مستند اور کتاب وسنت کے صحیح ترین دلائل پر مشتمل ہو۔ اذکار و دعاؤں کے صحیح تلفظ کے لیے رومن اردو، بریکٹ میں لکھ دی گئی ہے تاکہ عربی سے ناواقف افراد کے لیے دعا پڑھنے میں آسانی ہو۔ صبح وشام کے اذکار اور دعاؤں کی ترتیب اس طرح ہے کہ پہلے

حصے میں صبح وشام کے اذکار ودعائیں، دوسرے میں صرف صبح اور تیسرے میں صرف شام کے اذکار ودعائیں ہیں۔ پھر مختصر فوائد اور مختصر تفہیم ومعنویت ہے۔

بندہ کی یہ کتاب اور دیگر تمام کتب دراصل، کالج میں دیئے گئے لیکچرز، طلبہ وطالبات کی جانب سے پوچھے گئے سوالات، مساجد وعوامی مقامات پر دیئے گئے دُروس، خطباتِ جمعہ اور عوامی سوالات کے جوابات کے تحریری سلسلہ کا ایک حصہ ہے۔ بندہ اس کتاب کی نظر ثانی کے سلسلے میں اپنے رفیقِ کار ڈاکٹر حافظ عبدالجبار صاحب (اسسٹنٹ پروفیسر وصدر شعبہ عربی زبان وادب) کا نہایت شکر گزار ہے۔والدین اور اساتذہ کی سائبان کی سی دعاؤں اور بھائیوں وبہنوں کی نیک تمناؤں نے ہمیشہ مضبوط احساس دلایا جبکہ مطالعہ کا بھرپور وقت اور موقع دینے کے ساتھ ساتھ صحت وآرام کیا خیال رکھنے والی رفیقہ حیات، امِّ ناعمہ کا بھی بے حد شکریہ۔اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجاء ہے کہ یہ عملِ قلیل، لوجہ اللہ مقبول ہو اور اس کا اجر، جزیل ہو اور بندہ کے لیے باعثِ صدقہ جاریہ ہو۔(آمین)

ایں دعاء از من وجملہ جہاں آمین باد

العبد

ڈاکٹر حافظ نعمان احمد الحدّاد

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علومِ اسلامیہ

گورنمنٹ اسلامیہ گریجوایٹ کالج، گوجرانوالہ

(ahmadnuaman@gmail.com)

فروری 2025ء/ شعبان 1446ھ

صبح وشام کے اَذکار اور دُعائیں

عربی متن (برائے حفظ)

نوٹ: صبح کے اذکار نماز فجر کے بعد اور شام کے اذکار نماز مغرب سے پہلے یا بعد میں، پڑھے جاسکتے ہیں۔

1۔ آیۃ الکرسی (صبح وشام ایک، ایک مرتبہ): اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ وَ لَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ﴾

2۔ آخری تین سورتیں (صبح وشام تین، تین مرتبہ): سورۃ الإخلاص: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ﴾

سورۃ الفلق: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ﴾

سورۃ الناس: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ اِلٰهِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ﴾

3۔ **سید الاِستغفار (صبح وشام ایک، ایک مرتبہ):** اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِيْ وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ، وَأَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ، فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ .

4۔ **صبح وشام ایک، ایک مرتبہ:** اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَأَهْلِيْ وَمَالِيْ، اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِيْ وَآمِنْ رَّوْعَاتِيْ، اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ، وَمِنْ خَلْفِيْ، وَعَنْ يَمِيْنِيْ، وَعَنْ شِمَالِيْ، وَمِنْ فَوْقِيْ، وَأَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ.

5۔ **صبح وشام ایک، ایک مرتبہ:** اَللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلاَّ أَنْتَ، أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ، وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ، وَأَنْ أَقْتَرِفَ عَلٰى نَفْسِيْ سُوْءًا، أَوْ أَجُرَّهُ إِلٰى مُسْلِمٍ.

6۔ **صبح وشام تین، تین مرتبہ:** اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَدَنِيْ، اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ سَمْعِيْ، اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَصَرِيْ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، لَا إِلٰهَ إِلاَّ أَنْتَ۔

7۔ **صبح وشام تین، تین مرتبہ:** بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ.

8۔ **ذکرِ توحید (صبح وشام دس، دس مرتبہ یا دن بھر میں ایک سو (100) مرتبہ):** لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

9۔ **صبح وشام ایک، ایک مرتبہ:** يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ، أَصْلِحْ لِي شَأْنِيْ كُلَّهُ، وَلَا تَكِلْنِيْ إِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ.

10۔ **صبح وشام تین، تین مرتبہ:** رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَّبِالْإِسْلَامِ دِيْناً، وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا.

11۔ **صبح وشام، سات، سات مرتبہ:** حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ، عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ.

12۔ **صبح وشام دس، دس مرتبہ کوئی سا مسنون دُرود شریف:** اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ.

13۔ **استغفار (صبح وشام یا دن بھر میں 70 سے 100 مرتبہ):** أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ.

14۔ **صبح وشام سو(100)، سو(100) مرتبہ:** سُبْحَانَ اللّٰهِ، أَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، أَللّٰهُ أَكْبَرُ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

15۔ **صبح وشام سو(100)، سو(100) مرتبہ:** سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ.

16۔ **صبح وشام سات، سات مرتبہ:** اَللّٰهُمَّ أَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ.

17۔ **صبح وشام تین، تین مرتبہ یا ایک مرتبہ:** أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ.

18۔ **صرف صبح کے وقت ایک مرتبہ:** أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، رَبِّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهُ،

وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ، رَبِّ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ، رَبِّ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ.

19۔ صرف صبح کے وقت ایک مرتبہ: أَللّٰهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا، وَبِكَ أَمْسَيْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوْتُ، وَإِلَيْكَ النُّشُوْرُ.

20۔ صرف صبح کے وقت ایک مرتبہ: أَللّٰهُمَّ مَا أَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِّعْمَةٍ أَوْ بِأَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ، لَا شَرِيْكَ لَكَ، فَلَكَ الْحَمْدُ، وَلَكَ الشُّكْرُ .

21۔ صرف صبح کے وقت ایک مرتبہ: أَصْبَحْنَا عَلٰى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ، وَعَلٰى كَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ، وَعَلٰى دِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلٰى مِلَّةِ أَبِيْنَا إِبْرَاهِيْمَ، حَنِيْفاً مُّسْلِماً وَّمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ.

22۔ صرف صبح کے وقت چار مرتبہ: أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَصْبَحْتُ أُشْهِدُكَ وَأُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ، وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ، أَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ .

23۔ صرف صبح کے وقت ایک مرتبہ: أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ: فَتْحَهُ، وَنَصْرَهُ، وَنُوْرَهُ، وَبَرَكَتَهُ، وَهُدَاهُ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ .

24۔ صرف صبح کے وقت ایک مرتبہ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ، عَدَدَ خَلْقِهٖ، وَرِضَا نَفْسِهٖ، وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ .

25۔ صرف صبح کے وقت ایک مرتبہ: أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ عِلْماً نَافِعاً، وَّرِزْقاً طَيِّباً، وَّعَمَلاً مُّتَقَبَّلاً.

26۔ صرف صبح کے وقت ایک مرتبہ: أَللّٰهُمَّ بِكَ أُحَاوِلُ وَبِكَ أُصَاوِلُ وَبِكَ أُقَاتِلُ.

27۔ صرف شام کے وقت ایک مرتبہ: أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، رَبِّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا، رَبِّ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ، رَبِّ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ.

28۔ صرف شام کے وقت ایک مرتبہ: اَللّٰهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا، وَبِكَ أَصْبَحْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوْتُ، وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ.

29۔ صرف شام کے وقت ایک مرتبہ: أَللّٰهُمَّ مَا أَمْسٰى بِيْ مِنْ نِّعْمَةٍ أَوْ بِأَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ، لَا شَرِيْكَ لَكَ، فَلَكَ الْحَمْدُ، وَلَكَ الشُّكْرُ.

30۔ صرف شام کے وقت ایک مرتبہ: أَمْسَيْنَا عَلٰى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ، وَعَلٰى كَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ، وَعَلٰى دِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلٰى مِلَّةِ أَبِيْنَا إِبْرَاهِيْمَ، حَنِيْفاً مُّسْلِماً وَّمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ۔

31۔ صرف شام کے وقت چار مرتبہ: أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَمْسَيْتُ أُشْهِدُكَ وَأُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ، وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ، أَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ۔

32۔ صرف شام کے وقت ایک مرتبہ: أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ، فَتْحَهَا، وَنَصْرَهَا وَنُوْرَهَا، وَبَرَكَتَهَا، وَهُدَاهَا، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا.

33۔ صرف شام کے وقت تین مرتبہ: أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ.

صبح وشام کے اَذکار اور دُعائیں

ترجمہ، فوائد اور تفہیم ومعنویت

1۔ آیۃ الکرسی:

﴿اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ﴾ (1) (ایک مرتبہ)

(Allahu La Elaha illa huwal hayyul qayyumu, la ta'khuzuhu sinatun wala naumun, lahu ma fis samawati wa ma fil arzi, man zalla zi yashfa'u endahu illa bi iznihi, ya'lamu ma baina aydeehim wa ma khalfa hum, wala yuhitoona bi shai im min ilmihee illa bima shaa'a wasi a kursiyyu hussama waati wal arza, wala ya'odu hu hifzu huma wa huwal aliyyul azeemu)

”اللہ (وہ ہے کہ) اُس کے سوا کوئی (حقیقی) معبود نہیں، وہ زندہ ہے، ہر

(1) البقرة: 2: 255

چیز کو قائم رکھنے والا ہے، نہ اُسے کچھ اونگھ پکڑتی ہے اور نہ کوئی نیند، اُسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے، کون ہے وہ جو اُس کے پاس اُس کی اجازت کے بغیر سفارش کرے، وہ جانتا ہے جو کچھ ان کے سامنے اور جو ان کے پیچھے ہے، اور وہ اُس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کرتے مگر جتنا وہ چاہے۔ اُس کی کرسی (کی وسعت) نے آسمانوں اور زمین کو گھیر رکھا ہے، اور اسے ان دونوں کی حفاظت نہیں تھکاتی، اور وہی سب سے بلند، سب سے بڑا ہے۔"

فوائد:

☆ احادیث کے مطابق " آیۃ الکرسی" کو صبح پڑھنے والا شخص، شیطان کی شیطانیت وسلّط، اپنے نفس اور جنّات کے شر، شرّیر کی شرارتوں، خنّاس کی خباثتوں اور جانی ومالی نقصانات سے شام تک محفوظ ہو جاتا ہے۔ اور شام کو پڑھنے والا صبح تک محفوظ ہو جاتا ہے۔ [1]

☆ اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات، قدرت وارادہ، حیات وعلم اور اقتدار واختیار کے اعتبار سے " آیۃ الکرسی" قرآن کی سب سے بڑی آیت ہے۔ [2]

☆ ہر فرض نماز کے بعد " آیۃ الکرسی" پڑھنے والے شخص کو جنّت میں جانے سے موت کے سوا کوئی دوسری چیز روکنے والی نہیں۔ [3]

تفھیم ومعنویت:

آیۃ الکرسی، کا شمار قرآن مجید کی سب سے اعلیٰ آیات میں ہوتا ہے جس کی

---

(1) بخاری: 2311، عن ابی ھریرۃؓ/ صحیح الترغیب والترھیب: 662

(2) مسلم: 810، عن اُبی بن کعبؓ/ شرح صحیح مسلم للنووی، 6/94

(3) سنن نسائی الکبریٰ: 9928، صحیح، عن ابی اُمامۃ الباھلیؓ

بنیادی وجہ اس آیت میں موجود اللہ تعالیٰ کا تعارف، اس کے مبارک ذاتی نام (اللہ) کا سولہ (16) مرتبہ (اسم وضمیر دونوں اعتبار سے) ذکر ہونا اور اس کی توحید کے گیارہ دلائل کا بیان ہے۔

اس مبارک آیت کی تلاوت رات سوتے وقت کرنے والے بندے کی حفاظت کے لیے ساری رات ایک فرشتہ پہرہ دیتا ہے اور شیطان کو قریب پھٹکنے نہیں دیتا۔ صبح وشام اور فرض نمازوں کے بعد اس کی تلاوت کی وجہ سے اللہ کا معرفت اور اس کی توحید کا تصور پوری طرح انسانی ذہن میں نقش ہو جاتا ہے۔

بندہ کو اس آیت میں یہ احساس دلایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کوئی ابتداء ہے نہ انتہاء، کیونکہ وہ ہمیشہ بغیر کسی سہارے کے زندہ وجاوید اور سدا قائم ودائم ہے۔ مخلوقات کی کمزوری نیند وآرام ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کو اونگھ تک نہیں آتی، اسے کوئی تھکاوٹ وسستی پکڑ نہیں سکتی، اور یہ اللہ کے حق میں کمال ہے کہ کائنات کا نظام اس کے قابو وکنٹرول میں ہے لہذا وہ ہر لمحہ خبردار اور ہر چیز سے آگاہ ہے۔ لہذا مخلوقات کا حق ہے کہ وہ اپنے حقیقی مالک اور حقیقی بادشاہ یعنی اللہ کی عبادت کریں کیونکہ مخلوقات کمزور ہیں اور اللہ کی اجازت کے بغیر کوئی اس کے سامنے بولنے کی جسارت بھی نہیں کرسکتا۔ بولنا تو دور کی بات ہے اللہ تعالیٰ تو مخلوقات کی حقیقت، ان کی ابتداء وانتہاء سمیت ہر حال سے واقف ہے۔

اس کے علم کی کوئی حد نہیں، کوئی اس کی علمی دسترس سے باہر نہیں اور کوئی اس کے علم کا احاطہ کرنے کی صلاحیت بھی نہیں رکھتا۔ اس کے جاہ وجلال کا عالم یہ ہے کہ آسمانوں اور زمین جیسی عظیم مخلوقات سے زیادہ وسیع وعریض اس کی کرسی ہے، مخلوقات تو کمزور ہیں اور اپنی ذاتی حفاظت سے بھی قاصر ہیں جبکہ وہ مخلوقات سے بھرپور کائنات کی حفاظت کرتا ہے اس لیے خالق کے بالمقابل بے حیثیت وغیر محفوظ مخلوقات کو اپنے بلند وبرتر رب کی عبادت کرنی چاہیے اور اس کا شکر بجالانا چاہیے۔

2۔ سورۃ الاخلاص اور معوّذتین:

سورۃ الإخلاص: بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ﴿قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۞ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۞ لَمۡ يَلِدۡ وَلَمۡ يُوۡلَدۡ ۞ وَلَمۡ يَكُنۡ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۞﴾

”آپ ﷺ فرما دیں کہ اللہ ایک ہے۔ اللہ ہی بے نیاز ہے۔ نہ اس نے کسی کو جنا (یعنی وہ کسی کا باپ نہیں) اور نہ وہ جنا گیا (یعنی وہ کسی کی اولاد نہیں)۔ اور نہ کبھی کوئی ایک اس کے برابر کا ہے۔ (وہ بے مثال ہے)“

(Bismilla hi Rahma ni Raheemi. Qul hu wallahu ahadun. Allahus samadu. Lam yalid wa lam yoolad. Wa lam yakullahu kufu wan ahadun.)

سورۃ الفلق: بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ﴿قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ ۞ مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَ ۞ وَمِنۡ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۞ وَمِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِى الۡعُقَدِ ۞ وَمِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۞﴾

(Bismilla hi Rahma ni Raheemi. Qul a’auzu bi rabbil falaqi. Min sharri ma khalaqa. Wa min Sharri Gasiqin iza waqaba. Wa min sharrin naffasaati fil uqadi. Wa min sharri hasidin iza hasada.)

”آپ ﷺ فرما دیں کہ میں مخلوق کے رب کی پناہ پکڑتا ہوں۔ اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی۔ اور اندھیری رات کے شر سے جب وہ چھا جائے۔ اور گرہوں میں پھونکنے والیوں کے شر سے۔ اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔“

سورۃ الناس: بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ﴿قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ

النَّاسِ ۞ مَلِكِ النَّاسِ ۞ اِلٰهِ النَّاسِ ۞ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۞ الَّذِىْ يُوَسْوِسُ فِىْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۞ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۞﴾ (3،3 مرتبہ)

(Bismilla hi Rahma ni Raheemi. Qul a'auzu bi rabbin naasi. Malikin nasi. Elahin nasi. Min sharril waswasil khannasi. Allazi yuwas visu fee sudoorin nasi. Minal jinnati wan nasi.)

"آپ ﷺ فرمادیں کہ میں پناہ پکڑتا ہوں لوگوں کے رب کی۔ لوگوں کے بادشاہ کی۔ لوگوں کے معبود کی۔ وسوسہ ڈالنے والے کے شر سے، جو ہٹ ہٹ کر آنے والا ہے۔ وہ جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔ جنّوں اور انسانوں میں سے۔"

فوائد:

☆ قرآن مجید کی ان آخری تین سورتوں کی صبح وشام تین، تین مرتبہ تلاوت کرلینا، اس قدر عظیم عمل ہے کہ اللہ کے حکم سے تلاوت کرنے والے کے لیے یہ تین سورتیں، کائنات کی ہر چیز کے شر کے مقابلے میں کافی ہو جاتی ہیں اور انسان محفوظ ومامون ہو جاتا ہے۔[1]

☆ جناب رسول اللہ ﷺ نے بالخصوص رات کے وقت، ان تینوں سورتوں کی تلاوت کا حکم دیا ہے کیونکہ ان جیسی سورتیں پہلی کسی بھی آسمانی والہامی کتب میں موجود نہیں تھیں۔[2]

(1) ترمذی: 3575، حسن، عن عبد اللہ بن خُبیبؓ

(2) سلسلہ احادیث صحیحہ: 2861، عن عقبۃ بن عامر الجہنیؓ

☆ جناب رسول اللہ ﷺ رات کے وقت اپنے بستر پر جاتے تو یہ تینوں سورتیں پڑھ کر اپنی دونوں ہتھیلیاں ملا کر اُن پر دَم کرکے اپنے جسم مبارک پر پھیرتے تھے۔ پہلے اپنے سر مبارک، پھر منہ مبارک، پھر جسم کا اگلا حصہ وپچھلا حصہ، جہاں تک آپ کا ہاتھ مبارک پہنچتا، وہاں تک تین مرتبہ ایسا ہی کرتے۔[1]

تفہیم ومعنویت:

☆ قرآن مجید کی آخری تین سورتیں بڑی فضیلت واہمیت کی حامل ہیں۔ سورۃ الاِخلاص کی ایک مرتبہ تلاوت کرنا، ایک تہائی قرآن (دس پاروں) کے برابر ہے۔[2] سورۃ اخلاص کو تین مرتبہ پڑھنا، ایک مکمل قرآن مجید پڑھنے کے مترادف ہے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کا بہترین تعارف پیش کیا گیا ہے، اس کی توحید کا بیان ہے اور اس کی ہمسری کی نفی کی گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس سورہ سے محبت کرنا اور اسے بکثرت پڑھنا، جنت میں داخلے کا سبب ہے۔[3] اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ کے سوا کائنات کی ہر چیز کی عبادت کی نفی کر دی گئی ہے، اُس کے خاندان کے وجود اور اس کے حسب ونسب ونسل کی نفی کی گئی ہے اور مخلوقات میں سے کسی کو اُس کا جزو اور حصہ قرار دینے کا انکار کیا گیا ہے۔ کیونکہ یہ سب کمزوریاں ہیں جو مخلوق میں موجود ہیں، جبکہ اللہ ان کمزوریوں اور نقائص سے پاک وصاف ہے۔ ہر وہ عقیدہ جو اللہ کی ذات کی تقسیم، تجسیم، تشبیہ، توریث، تمثیل اور تجنیس (جنس) پر قائم ہے، اس کو واضح طور پر جھٹلا دیا گیا ہے۔

---

(1) بخاری:5017، عن عائشۃؓ

(2) بخاری:5015/ مسلم: 811، عن ابی الدرداء τ وعبد اللہ بن مسعودؓ وابی سعید الخدریؓ

(3) بخاری:741، عن انس بن مالکؓ

☆ جبکہ سورہ الفلق اور سورہ الناس دونوں ایسی سورتیں ہیں جن کی پہلے (سابقہ امتوں اور کتابوں میں) کوئی مثال نہیں ملتی۔[1] ان دونوں سورتوں کی تلاوت کا حدیث میں باقاعدہ حکم دیا گیا ہے اور انہیں بے مثال قرار دیا گیا ہے۔[2] یہ دونوں سورتیں "معوذ تین" کہلاتی ہیں کیونکہ یہ مضبوط پناہ گاہ، ناقابل تسخیر مدافعت اور شافی علاج ہیں۔ یہ بیماریوں، جادو ٹونہ، وباؤں اور اَن دیکھی بلاؤں سے نجات کے لیے بہترین دُعاہیں۔

☆ سورۃ الفلق میں تمام مخلوقات کو عاجز اور رب کو خالق وبرتر تسلیم کیا گیا ہے لہذا اس کی عبادت کی جائے اور اس کی حکمت کے تحت پیدا کردہ ہر چیز میں جو بھی شر ہے اس سے پناہ مانگی جائے (جیسے دوزخ، شیطان اور جنّات وغیرہ)۔ تاریک رات کی تاریکی میں انسان اور دیگر جانداروں اور مخلوقات کی جانب سے جو بھی شر وفساد ہوتا ہے اس سے پناہ طلب کی جائے کیونکہ یہ رات صرف مخلوق کے لیے ہے خالق کے لیے نہیں، خالق تو ہر چیز کی حرکت وشر سے واقف ہونے کے ساتھ ساتھ اس پر پوری طرح قادر بھی ہے۔ اسی طرح جادوگر قسم کے لوگ تاریکی وتنہائی کا فائدہ اٹھا کر اپنا شر وفساد برپا کرتے ہیں اور اپنی شرکیہ وکفریہ حرکات سے انسانوں کو تنگ وپریشان کرتے ہیں۔ حاسد شخص دن کی مصروفیت کی بجائے رات کی تنہائی میں حسد وبغض محسوس کرتا ہے اور سازشوں کے تانے بانے بُنتا ہے۔ لہذا اذیت وتکلیف، شر وفساد اور انسان دشمن اشیاء وافراد کے حملوں سے بچنے اور انہیں تاریکی وتنہائی سے فائدہ نہ اٹھا دینے کے حوالے سے اس سورۃ کی تلاوت ناگزیر ہے۔ نیز سورۃ الفلق میں بیرونی شُرور اور دشمنوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کی گئی

(1) مسلم:814/ ابوداؤد: 2902 صحیح، عن عقبۃ بن عامر الجہنیؓ

(2) نسائی:5441، حسن، عن جابر بن عبد اللہؓ۔ یہ حدیث صحیح ابن حبان میں بھی موجود ہے۔

ہے اور اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی صرف ایک صفت، ”ربّ“ سے استعاذہ کیا گیا ہے۔

☆ سورۃ الناس میں تمام مخلوقات میں سب سے اشرف مخلوق یعنی انسان کا تذکرہ کرکے اللہ تعالیٰ کی جانب سے اسے تین الٰہی صفات سے متعارف کروایا گیا ہے کہ اللہ ہی انسان سمیت ہر چیز کا خالق ومالک، بادشاہ اور معبود حقیقی ہے۔ انسان کو اپنے رب، اپنے بادشاہ اور اپنے معبود کی پناہ کو حاصل کرنے کے لیے اس کی طرف توجہ کرنی چاہیے۔ انسان کا ازلی دشمن شیطان، وسوسہ ڈالنے اور شر پھیلانے سے کبھی باز نہیں آتا، وہ تھکتا اور اکتاتا نہیں اور ہر سمت سے انداز بدل بدل کر حملہ کرتا ہے۔ ایسے مکار دشمن کا مقابلہ اللہ کی طاقت وقوت کے بغیر ممکن نہیں اور اس کی حفاظت کے بغیر مؤثر نہیں۔ شیطان کا شر وفساد اور وسوسہ اندازی انسانی شکل میں بھی ہوتی ہے اور جنّاتی شکل میں بھی، بلکہ شیطان انسانی جسم میں خون کی طرح گردش کرتا ہے۔[1] انسان اپنے جیسے انسانوں اور کبھی نہ نظر آنے والے جنّات اور شیاطین کے ہاتھوں وسوسہ کا شکار ہو کر گمراہ، مایوس اور گناہ پر آمادہ ہو جاتا ہے، اسے بُرائی مزین کرکے دکھائی جاتی ہے تو وہ اسے اچھا سمجھ کر قبول کرلیتا ہے اور نیکی کو بُرا اور بوجھ سمجھ کر ترک کر دیتا ہے۔ لہٰذا اس سورۃ کی تلاوت کے ذریعے بندے کو اپنے خالق ومالک، اپنے حکمران و حقیقی معبود، اپنے پرورش کنندہ اور پناہ ونجات دہندہ کی جانب سے تحفظ حاصل ہو جاتا ہے۔ نیز، چناچہ وسوسہ دراصل ہر برائی کی جڑ ہے اور یہ شیطان کی طرف سے بھی ہوتا ہے اور انسان کے نفس کی طرف سے بھی، اس لیے اس سورۃ میں انسان کے اندرونی شر اور سب سے بڑے دشمن سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب

---

(1) صحیح بخاری: 2035، عن انس بن مالک ؓ

کرنے کے لیے اس کی تین صفات کے ذریعے استعاذہ کیا گیا ہے۔

3۔ سیّد الاِستغفار:

اَللّٰھُمَّ أَنْتَ رَبِّیْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِیْ وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلٰی عَھْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ، وَأَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ، فَإِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ۔[1] (ایک مرتبہ)

(Allahumma anta rabbi la elaha illah anta, khlaqtani wa ana abduka, wa ana al'aa ahdika wa wa'dika masta ta'tu, a'auzu bika min sharri ma sana'tu, aboo o laka bi nematika alayya, wa aboo o laka bizambee fagh fir lee, fa innahu la yaghfi ruzzunooba illa anta.)

"اے اللہ! تو ہی میرا رب ہے، تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے عہد اور وعدے پر (قائم) ہوں، جس قدر طاقت رکھتا ہوں، میں نے جو کچھ کیا اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اپنے آپ پر تیری نعمت کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں، پس مجھے بخش دے، کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو نہیں بخش سکتا۔"

فوائد:

☆ کلمات کا یہ مجموعہ "سید الاستغفار" بھی کہلاتا ہے۔ حدیث کے مطابق اسے

(1) صحیح بخاری:6306، عن شداد بن اوسؓ

یقینِ قلب کے ساتھ شام کو پڑھنے والا اگر اسی رات فوت ہو جائے تو جنت میں داخل ہو گا ہے۔ اسی طرح صبح کے وقت پڑھنے والے کی فضیلت ہے۔

تفہیم و معنویت:

☆ اس دعا میں اللہ کی توحید اور خالق ومالک ہونے کا اعتراف ہے، ساتھ یہ بھی اعتراف ہے کہ میں اس کا بندہ اور غلام ہوں کہ اس کا حکم مجھ پر چلتا ہے۔ گویا یہ نہایت عجز وانکسار کا اظہار ہے۔ بندہ اقرار کرتا ہے کہ میں اللہ کے ساتھ کیئے گئے اپنے وعدہ پر قائم ہوں کہ میں صرف تیری ہی عبادت کروں گا اور تجھ اکیلے کو ہی الٰہ اور معبود تسلیم کروں گا۔ جبکہ اس عہد کی تکمیل پر تو مجھے جنت عطا فرمائے گا۔ لہذا میں گناہگار ہونے کے باوجود بھی اپنی طاقت واستطاعت کی حد تک، عقیدۂ توحید اور اپنے وعدہ کی سچائی پر قائم ہوں۔ مجھ پر تیری جتنی نعمتیں ہیں میں ان سب کا اقرار واعتراف کرتا ہوں کہ سب کچھ تیری ہی وجہ سے ہے لیکن اس کے ساتھ میں اپنے گناہوں کا اعتراف بھی کرتا ہوں کہ غلطی میری ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ تیری ہی شانِ اقدس ہے کہ تیرے سوا کوئی میری غلطیاں اور گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا کیونکہ گناہوں کی معافی، صرف اللہ کے لیے مخصوص اور اُسی کا حق ہے۔

☆ اس دعا میں بڑی خوبصورت سی ترتیب موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی خالق ومالک کائنات ہے اور میرا بھی رب وہی ہے۔ میں اس کا ،عاجز اور زیرِ اختیار، بندہ ہوں۔ دنیا میں بے شمار معبود بنائے گئے ہیں لیکن حقیقی اور اصلی معبود صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ انسان کے گناہوں کی نحوست اور شر ہے جس کی بدولت وہ اللہ سے دور ہو جاتا ہے ورنہ اللہ تعالیٰ کے انسان پر لاتعداد احسانات اور ان گنت نعمتیں ہیں۔ مجھ میں ہی کمی و کوتاہی ہے کہ میں غلطیوں کا شکار ہو جاتا ہوں اور رب کی

نافرمانی کا مرتکب ہوتا ہوں۔ میں اپنی غلطیاں تسلیم کرتے ہوئے اپنے رب سے معافی کا طلبگار ہوں۔

4۔ چوتھی دعا:

أَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَأَهْلِيْ وَمَالِيْ، اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِيْ وَآمِنْ رَّوْعَاتِيْ، أَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ، وَمِنْ خَلْفِيْ، وَعَنْ يَّمِيْنِيْ، وَعَنْ شِمَالِيْ، وَمِنْ فَوْقِيْ، وَأَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ۔[1] (ایک مرتبہ)

(Allahumma inni as'alukal afwa wal a'afiyata fid dunya wal a'akhirati, Allahumma inni as'alukal afwa wal a'afiyata fee deeni wa dunyaya wa ahlee wa malee, Allahumas tur a'aurati wa aamir rau aatee, Allahum mah fazni mim baini yadayya, wa min khalfee, wa ayen yameeni, wa an shimalee, wa min fau'qi, wa a'auzu bi azamatika an ughtaala min tahtee.)

”اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میں اپنے دین، اپنی دنیا اور اپنے اہل وعیال اور اپنے مال میں تجھ سے معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میری پردے والی چیزوں پر پردہ ڈال دے اور میری گھبراہٹوں کو امن میں رکھ۔ اے اللہ!

(1) ابوداؤد:5074/ ابن ماجہ: 3871، صحیح، عن عبداللہ بن عمرؓ

میرے سامنے اور میرے پیچھے سے، میری دائیں اور میری بائیں طرف سے اور میرے اوپر (والی جانب) سے میری حفاظت فرما، اور اس بات سے میں تیری عظمت کی پناہ چاہتا ہوں کہ میں اپنے نیچے سے ہلاک کیا جاؤں۔“

فوائد:

☆ جناب رسول اللہ ﷺ صبح وشام ان کلمات کو پڑھنا، کبھی نہیں چھوڑتے تھے (یعنی بڑی پابندی سے پڑھا کرتے تھے)۔

ان کلمات میں یہ تاثیر ہے کہ بندہ، ان کی وجہ سے مکمل طور پر اللہ تعالیٰ کی حفاظت کے حصار میں محفوظ ہو جاتا ہے۔

تفہیم و معنویت:

☆ اس دعا میں اللہ تعالیٰ سے عافیت و معافی ورحم کا سوال کیا گیا ہے۔ جسمانی طور پر عافیت کا مطلب ہے کہ بندے کو بیماریوں اور مصیبتوں کے مقابلے میں اللہ کی پناہ حاصل ہو جاتی ہے۔ دینی طور پر عافیت کا مطلب ہر اس چیز سے اللہ کی حفاظت وپناہ میں آجانا ہے جو چیز بندے کے دین کو بدنام کرتی، نقصان پہنچاتی، اسے ذلیل ورسوا کرنے کا باعث بنتی ہے اور اس کی توحید اور اطاعت میں خلل کا باعث بنتی ہے۔ دنیا میں عافیت کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہر اس چیز کا دفاع وتحفظ، جو اُس کی دنیا کو نقصان پہنچاتی ہے۔ خاندان میں عافیت کا مطلب یہ ہے کہ تمام مصیبتیں، بیماریاں اور تکلیفیں وغیرہ جو بندے کے خاندان واہل وعیال کو آتی ہیں، ان کے مقابلے میں اللہ کی پناہ حاصل ہو جاتی ہے۔ مال میں عافیت کا مطلب ہے کہ بندے کو ہر اس چیز سے اللہ تعالیٰ کی پناہ وحفاظت حاصل ہو جاتی ہے جو اس کی املاک کو نقصان پہنچاتی ہے، جیسے سیلاب، آگ، چوری، ڈکیتی اور دیگر

نقصانات وحادثات وغیرہ۔ نیز انسان کے لیے ایمان کے بعد سب سے بڑی نعمت، عافیت ہے جس کو مانگنے کا حکم، مقبول ترین اوقات میں، جناب رسول اللہ ﷺ نے دیا ہے۔ مثلا اذان اور اقامت کا درمیانی وقت قبولیت کا ہے جس میں آپ ﷺ نے دنیا وآخرت کی عافیت مانگنے کا حکم دیا ہے۔[1] اسی طرح ایک ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر رات، قدر کی رات ہے جس میں آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کیا ہے۔

«أَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ»

”اے اللہ تو معاف کرنے والا، کرم کرنے والا ہے، تو معاف کرنے کو پسند کرتا ہے لہذا مجھے معاف فرمادے۔“

☆ اس دعا میں اللہ تعالیٰ کے حضور، قابل ستر حصوں پر پردہ ڈالنے کی التجاء کی گئی ہے۔ اس سے مراد انسان کی شرمگاہ بھی ہو سکتی ہے جو فطری طور پر ڈھانپنا یا چھپانا، انسان پسند کرتا ہے۔ کوئی ایسی تکلیف، بیماری، حادثہ یا حالت پیدا نہ ہو جائے کہ بندے کو دوسروں کے سامنے اپنی شرمگاہ ظاہر کرنی پڑے یا اس کی کوئی تصویر، ویڈیو یا نازیبا حالت لوگوں میں وائرل وعام ہو جائے۔ اسی طرح اس سے مراد ہر وہ انسانی خامی اور کمی و کوتاہی بھی ہو سکتی ہے جو ایک انسان کو دوسروں کے سامنے ننگا اور شرمسار کر دے۔ بندہ اپنی کمزوریاں چھپانا چاہتا ہے، اللہ تو سب جانتا ہے، البتہ بندہ یہ پسند نہیں کرتا کہ کوئی اور بھی جان لے، لہذا وہ اللہ سے اپنی کمزوریوں کے خاتمے، ان پر پردہ ڈالنے، لوگوں کی جانب سے ذلت ورسوائی سے بچنے اور ان سے امن وسلامتی کا سوال کرتا ہے۔ بلکہ اس کے ساتھ

---

(1) ترمذی: 3514، صحیح، عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ

یہ دعا بھی مانگتا ہے کہ میرے خوف، گھبراہٹ اور پریشانی کو امن وسکون اور سلامتی میں تبدیل فرما دے۔ یہ آخری کلمات انجانے خوف اور گھبراہٹ کے حملے کے علاج میں اکسیر کا درجہ رکھتے ہیں۔

☆ بندہ اللہ تعالیٰ کے حضور گزارش کرتا ہے کہ، اسے چھ سمتوں میں سے ہر سمت اور ہر جانب سے آنے والی ہر آفت، جو اولادِ آدم (علیہ السلام) کی بے پرواہی وغفلت کی وجہ سے آتی ہے، سے پناہ چاہیے اور بالخصوص شیطان کے شر سے، جو اپنے دعووں (کہ میں ابن آدم کو دائیں، بائیں، آگے اور پیچھے سے بہکاؤں گا، ان پر حملہ کروں گا) کے ساتھ اللہ کے بندوں کو گمراہ کرتا ہے۔ اوپر والی سمت، جانب وہی ہے جس سے عذاب، آزمائش اور گرج وغیرہ نازل ہوتی ہے۔ چھٹا پہلو یا سمت وجانب بہت خاص ہے اور وہ نیچے کی جانب ہے، جس کے بارے بندہ اپنے رب کی عظمت کی پناہ چاہتے ہوئے کہتا ہے کہ میں اپنی نچلی جانب سے شیطانی حملوں سے پناہ وتحفظ مانگتا ہوں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اولادِ آدم پر سب سے ہولناک تباہی، آفت اور مصیبت اس کے نیچے سے آتی ہے، جیسے چاند کو گرہن اس کے نیچے سے لگتا ہے اوپر سے نہیں۔ اسی طرح خسف (یعنی زمین میں زندہ دھنسا دینا) ہے جو نیچے سے ہوگا۔ کسی زندہ انسان، بستی یا قوم کا اپنے نیچے سے تباہ وہلاک ہو جانا، ان کی انتہائی بے بسی کی علامت ہے۔ اِغتیال سے مراد یہ ہے کہ ناگہانی معاملہ وہاں سے آتا ہے جہاں سے انسان کو وہم وگمان تک نہیں ہوتا اور انسان کو وہاں سے ایسی چیز کا نشانہ بنایا جاتا ہے جس کی اسے بالکل توقع نہیں ہوتی۔ اسی لیے تو اللہ فرماتے ہیں:

﴿قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ أَن يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّن فَوْقِكُمْ أَوْ

مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ ﴾[1]

یعنی آپ ﷺ فرما دیں کہ اس پر بھی وہی قادر ہے کہ تم پر کوئی عذاب تمہارے اوپر سے بھیج دے یا تمہارے پاؤں تلے سے۔

5۔ پانچویں دعا:

اَللّٰهُمَّ عَالِمَ الغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ، وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ، وأَنْ أَقْتَرِفَ عَلٰى نَفْسِيْ سُوْءًا، أَوْ أَجُرَّهُ إِلٰى مُسْلِمٍ۔[2] (ایک مرتبہ)

(Allahumma a'alimal ghaibi wash shahadati, fatiras samawati wal arzi, Rabba kulli shai en wa maleeka hu, ash hadu anlla elaha illa anta, a'auzu bika min sharri nafsee, wa min sharri shaitaani wa shirki hee, wa an aqtrifa ala nafsee soo an, a'auo ajurra hu ela Muslimin.)

"اے اللہ! اے غیب اور حاضر کو جاننے والے! آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کرنے والے! ہر چیز کے پروردگار اور مالک! میں شہادت دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں، میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے نفس کے شر سے، اور شیطان کے شر سے اور اس کے شرک سے، اور اس بات سے کہ میں اپنے نفس پر برائی کا ارتکاب کروں یا کسی

---

(1) الأنعام: 6: 65

(2) ترمذی: 3392، 3529/ ابوداؤد: 5069، صحیح، عن ابی ھریرۃ

مسلمان سے برائی کروں۔“

تفہیم ومعنویت:

☆ اللہ تعالیٰ ہر پوشیدہ اور ظاہر چیز کا جاننے والا ہے، اس سے کچھ بھی مخفی نہیں خواہ وہ غیب یعنی معدوم ہی کیوں نہ ہو اور ظاہر یعنی موجود ہی کیوں نہ ہو۔ جو چیز بندوں کی نظر سے غائب ہے اور جس چیز کا بندے مشاہدہ کرتے ہیں، جو راز بندوں کے دل ودماغ میں ہے اور جو ان کی زبان اور دیگر اعضاء سے ظاہر ہے، جو آخرت سے متعلقہ ہے اور جو دنیا سے متعلقہ ہے، حتی کہ جو ماضی، حال اور مستقبل ہے، سبھی کچھ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے علم میں ہے۔ پھر وہ آسمانوں اور زمین جیسی عظیم الشان، وسیع وعریض اور رازوں سے بھرپور مخلوق کو بنیادی طور پر، انوکھے اور بہترین انداز میں پیدا کرنے والا، ان کا نظام چلانے والا، ان کو قائم رکھنے والا اور ان کا مالک وبادشاہ بھی ہے۔ ایسی عظیم، دائمی اور طاقتور صفات کا مالک اللہ تعالیٰ ہی ہے جس کی توحید کا اقرار بندہ اس دعا میں کرتا ہے اور پھر التجاء کرتا ہے کہ ہر شے پر کنٹرول تیرا ہے لہذا مجھے توفیق عطا فرمادے کہ میرا نفس، جس کا خالق ومالک بھی تو ہے، بے قابو اور برائی پر آمادہ ہے، خواہشات کا تابع اور فانی لذتوں کی جانب مائل ہے، مجھے اس نفس کے شر سے اپنی پناہ عطا فرما۔ کیونکہ نفس میں غصہ اور خواہش کا داعیہ موجود ہے جو بہت طاقتور ہے، جس کے تحت انسان یا کفر وشرک کے ذریعے اپنے آپ کو نقصان پہنچالیتا ہے یا دوسروں کو نقصان سے دوچار کر دیتا ہے، لہذا اس نفس کے ہاتھوں مغلوب ہو جانے سے میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔

☆ انبیائے کرام علیھم السلام کی ارواح، پاکیزہ اور اطمینان بخش ہونے کے ساتھ خیر ونیکی کے لیے پیدا کی جاتی ہیں، ان سے برائی کا تصور ممکن نہیں تو پھر اپنے

نفس کے شر سے پناہ مانگنے کا مطلب کیا ہوا؟ دراصل اس سے مراد یہ ہے کہ جس خیر وپاکیزگی کے ساتھ یہ روح موجود ہے اسی خیر وپاکیزگی پر مستقل مزاج رہے اور استقامت اختیار کرے۔ اس سے مراد یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ اپنی امت کو خیر وبھلائی پر استقامت کا سبق سکھارہے ہیں اور دعا کے ذریعے اس مقصد کی طرف ان کی رہنمائی فرمارہے ہیں۔ نیز اس دعا میں بندہ اپنے اور خیر وبھلائی کے دشمن، یعنی شیطان کے شر اور اس کے شرک سے بھی پناہ کا طلبگار ہے کیونکہ نفس کو برائی پر ابھارنے، خواہشات و لذّات کے پیچھے لگانے میں شیطان کی شرارت بھی شامل ہوتی ہے لہذا ہر وہ چیز جس کی طرف شیطان دعوت دیتا ہے، بندے کے نفس کو شرک کے حوالے سے ورغلاتا اور غلط فہمی کا شکار کرتا ہے، بندے کے اچھے عمل کو بُرا بنا کر اور بُرے عمل کو مزین کر کے دکھاتا ہے اور دل میں وسوسہ ڈالتا ہے تاکہ بندے کو پھندے اور اپنے دام میں پھنسالے، تو ایسے تمام شیطانی شُرور اور شرکیہ امور سے بندہ اپنے رب کی پناہ طلب کرتا ہے تاکہ وہ اپنے نفس کی برائی سے خود بھی بچے اور اپنے نفس کے شرور سے دوسرے مسلمانوں کے بچاؤ وتحفظ کا بھی سبب بنے۔

6۔ چھٹی دعا:

اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ، اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ، اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ، اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ۔[1] (3مرتبہ)

(Allahumma afi nee fee bada nee, Allahumma afi nee fee sam ie, Allahumma afi nee fee basa

(1) ابوداؤد:5090، حسن الإسناد، عن ابی بکرۃ نفیع بن الحارثؓ

ree, La elaha ellah anta, Allahumma innee a'auzu bika minal kufri wal faqri, Allahumma innee a'auzu bika min azabil qabri, La elaha illa anta.)

"اے اللہ! مجھے میرے جسم میں عافیت دے۔ اے اللہ! مجھے میرے کانوں میں عافیت دے۔ اے اللہ! مجھے میری آنکھوں میں عافیت دے۔ تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اے اللہ! میں کفر اور فقر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔"

فوائد:

☆ اس دعا میں جسمانی اعضاء کی سلامتی، دنیا میں صحیح عقیدے اور آخرت میں عذاب وسزا سے تحفظ کا سوال کیا گیا ہے۔

تفہیم ومعنویت:

دعا کا مقصود یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے جسمانی اعتبار سے متعدد ومتنوع قسم کے امراض، آفات اور مصائب سے محفوظ فرمادے۔ میرے جسم میں جو فتنے، بیماریاں اور تکلیفیں ہیں، مجھے ان سے نجات عطا فرمادے۔ دعا میں لفظ بدن بول کر پورا جسم مراد لیا گیا ہے اور پھر پورے جسم میں دو خاص چیزوں کا نام لینے کا مقصد یہ ہے کہ کان اور آنکھ، دل کا راستہ ہیں۔ کان کا سنا ہوا اور آنکھ کا دیکھا ہوا مصدقہ ہوتا ہے اور دل اسے بلا تأمل قبول کرتا ہے۔ اگر کان اور آنکھ سے حق سنا دیکھا جائے تو دل کی اصلاح ہوتی ہے اور دل کی اصلاح کا مطلب پورے جسم کی اصلاح ہے۔

اس کے برعکس دل کی خرابی پورے جسم کی خرابی ہے جیسا کہ حدیث میں بھی

یہ مفہوم بیان کیا گیا ہے۔اسی طرح بدن درست ہو لیکن آنکھوں میں بینائی نہ ہو تو یہ بہت بڑا عیب ہے، کان ہوں مگر سماعت سے محروم ہوں، تو بھی عیب ہے۔لہذا اس دعا میں جسم کی سلامتی کے ساتھ ساتھ کان وآنکھ جیسی عظیم نعمتوں کی سلامتی کا سوال کیا گیاہے۔گھر یا زندگی میں فقر وفاقہ ہو تو کبھی کبھار انسان کفر تک پہنچ جاتا ہے اس لیے دعا میں بندہ فقر وفاقہ اور کفر سے پناہ مانگتا ہے۔جب بندہ کفر کا مرتکب ہو جائے تو جسمانی صحت وسلامتی اور مال ودولت کی فراوانی بھی کسی کام کی نہیں ہے۔ جس شخص کو بوقتِ موت خوش آمدید نہ کہا جائے اس کی قیامت، قبر ہی میں شروع ہو جاتی ہے۔

7۔ساتویں دعا:

بِسۡمِ اللهِ الَّذِیۡ لَا یَضُرُّ مَعَ اسۡمِهٖ شَیۡءٌ فِی الۡأَرۡضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ۔[1] (3 مرتبہ)

(Bismilla hillazi la yazurru ma’asami hee shai un fil arzi wala fis samaa ee wa huwas sami ul aleemu.)

”اللہ کے نام کے ساتھ، جس کے نام کے ساتھ زمین وآسمان میں کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاتی اور وہی سننے والا جاننے والا ہے۔“

فوائد:

☆ صبح وشام اس دعا کو پڑھنے والے بندے کو زمین وآسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔[2]

(1) ترمذی:3388، حسن صحیح، عن عثمان بن عفانؓ

(2) ابن ماجہ:3869، صحیح، عن عثمان بن عفانؓ

اس دعا کا پڑھنے والا اچانک پیش آمدہ بلاؤں، مصیبتوں اور نقصانات وغیرہ سے محفوظ رہتا ہے۔[1]

تفہیم و معنویت:

☆ حدیث کے مطابق یہ دعا تین مرتبہ صبح یا شام پڑھ لینے والے شخص کو کوئی بھی چیز تکلیف و ضرر نہیں پہنچا سکتی۔ اس دعا میں بندہ، اللہ کا مبارک نام لے کر اور اس کے مبارک نام کے ساتھ، یعنی اس کے وسیلے کے ساتھ پناہ مانگتا ہے۔ یہی مبارک نام ہے جس کی برکت سے آسمان والے اور زمین والے سب، برکت ورحمت، سکون وامن اور سلامتی وامان کے ساتھ ہیں۔ اس مبارک نام اور اس مبارک ہستی کے حکم کے بغیر نہ آسمان والے خیر میں ہیں نہ ہی زمین والے۔ کائنات میں ہر وہ شخص خیر وعافیت میں ہے جو اس مبارک نام کے ساتھ رہے اور اسے لازم پکڑ لے، اسے زمین وآسمان کی جانب سے کوئی شے نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ اللہ تعالیٰ بہت باریک بین ہے، وہ ہر سنی بات کو سن لیتا ہے اور ہر چیز کو اس کی صلاحیت سمیت، اچھی طرح جانتا ہے۔

☆ شریعتِ اسلامیہ کے مطابق ہر اچھے کام کا آغاز بسم اللہ، یعنی اللہ کے نام کے ساتھ کرنا چاہیے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ کام کرنے والا، نام لینے والا اور جس چیز پر نام لیا گیا ہے، سب اللہ کی مخلوق ہیں اور اللہ کے مبارک نام کو سب مخلوقات اچھی طرح جانتی و پہچانتی ہیں، اسی کی تابع ہیں اور اسی کے سامنے جھکتی ہیں، اس لیے اللہ کا نام ہی کافی ہے۔ بندہ اس دعا میں التجاء کرتا ہے کہ میں اپنی صبح یا شام کا آغاز اسی اللہ کے نام سے کرتا ہوں جو ان اوقات کا مالک و خالق

(1) ابوداؤد:5088، صحیح، عن عثمان بن عفانؓ

ہے۔ صبح کا وقت ہو یا شام کا، اس میں پیدا کردہ نفع ونقصان سب اللہ کی جانب سے ہے۔ لہذا میں عاجز وکمزور بندہ قبل از وقت، زمین وآسمان میں موجود یا ان اطراف سے آنی والی ہر وہ چیز، جس کا کوئی بھی ظاہری وباطنی نقصان ہے، اس کے خالق اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اس نقصان وضرر سے پناہ حاصل کرتا ہوں۔

8۔ آٹھویں دعا/ ذکرِ توحید:

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ (10 مرتبہ/ دن بھر میں 100 مرتبہ)

(Laa elaha ill llallahu wahda hu laa shreeka lahu, lahul mulku, walahul hamdu, wa huwa alaa kulli shai en qadeerun.)

"اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کے لیے بادشاہی ہے اور اسی کی حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔"

فوائد:

☆ جس شخص نے فجر کی نماز کے بعد یا مغرب کی نماز کے بعد دس، دس مرتبہ یا دن کے کسی حصہ میں اس "ذکرِ توحید" کو 100 مرتبہ پڑھا، اس کے لیے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھا جائیگا، اس کے نامہ ٔاعمال میں 100 نیکیاں لکھی جائیں گی اور 100 گناہ مٹا دیئے جائیں گے، اس دن صبح سے شام تک اور شام سے صبح تک، شیطان کے مکر وشر سے محفوظ ومامون رہے گا اور اس دن اِس شخص سے بہتر کوئی نہ ہو گا، سوائے اس شخص کے جس نے اِس سے زیادہ مرتبہ اس کلمہ کو پڑھا ہو گا۔[1]

(1) بخاری: 3293/ مسلم: 2693، 2691، عن ابی ھریرۃؓ

☆ ان کلمات کو متعین تعداد میں پڑھنے والے کو اولادِ اسماعیل علیہ السلام میں سے چار عدد غلام آزاد کرنے کا اجر وثواب ملے گا۔[1]

تفہیم و معنویت:

☆ یہ کلمات، ذکرِ توحید کہلاتے ہیں جن میں اللہ کی وحدانیت کی گواہی، اس کے ساتھ کسی کی شراکت کی نفی، اس کی حکومت واقتدار کا اعلان، اس کی خوبیوں کا اقرار، اس کی طاقت و قوت کا اظہار اور مخلوق کی اس کے سامنے بے بسی کی شہادت دی گئی ہے۔

☆ ان کلمات کو دس مرتبہ یا ایک مرتبہ پڑھنے والے شخص کے متعلق صحابی ابو عیّاش زید بن صامتؓ یا زید بن النعمانؓ سے مروی ایک اور حدیث بھی ہے جس کے مطابق صبح وشام ان کلمات کو پڑھنے والا شخص، اس مرتبہ کا حامل ہے کہ اس نے اولاد اسماعیل علیہ السلام میں سے ایک غلام کو آزاد کر دیا ہو، پھر اس کے لیے دس نیکیاں بھی لکھی جاتی ہیں، دس گناہ بھی معاف ہوتے ہیں، دس درجے بھی جنت میں بلند ہوتے ہیں اور صبح سے شام، یا شام سے صبح تک شیطان کے شر سے بھی محفوظ رہتا ہے۔ اولاد اسماعیل علیہ السلام میں سے ایک غلام آزاد کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس نے نسلوں میں سے عظیم نسل اور خاندانوں میں سے عظیم خاندان کے ایک شخص کی گردن کو آزاد کروایا ہے، جب عظیم لوگوں کی قدر و قیمت عظیم ہوتی ہے تو اس قدر و قیمت کا حق بھی عظیم شے سے ادا ہوتا ہے اس لیے یہ کلمات انتہائی عظیم کلمات ہیں۔ اور ان کو پڑھنے والا انسان بھی عظیم انسان ہے کہ صبح وشام اس کے گناہ دُھلتے جاتے ہیں، اللہ کا فضل و قرب اسے حاصل ہوتا رہتا ہے اور اس کا شمار اللہ کے ان صالح بندوں میں ہونے

---

(1) مسلم: 2693، 2691، عن ابی ھریرۃؓ

لگتا ہے جن پر نہ تو شیطان کا مکر و فریب چلتا ہے اور نہ ہی وہ اپنے نفس کے ہاتھوں مغلوب ہوتے ہیں۔یوں یہ کلمات محض ذکرِ توحید ہی نہیں بلکہ معرفتِ الٰہی کا سرچشمہ بھی ہیں۔

9۔نویں دعا:

يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ، أَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ، وَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ۔[1] (ایک مرتبہ)

(Ya Hayyu Ya Qayyumu bi rahma tika astaghee su, aslih lee sh’ani kulla hu, wala takil nee elaa nafsee tarfata ayeenin.)

”اے (ہمیشہ) زندہ رہنے والے! اے قائم رہنے (اور قائم رکھنے) والے! میں تیری ہی رحمت سے فریاد (مدد طلب) کرتا ہوں۔ میرے تمام کام درست فرما دے اور ایک آنکھ جھپکنے کے برابر بھی مجھے میرے نفس کے سپرد نہ کرنا۔“

فوائد:

☆ جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنی پیاری بیٹی سیدہ فاطمہ ؓ کے لیے یہ وظیفہ خود تجویز فرمایا تھا کہ وہ اسے پڑھا کریں۔

☆ دکھوں، تکلیفوں اور غموں کے شکار بندے کے لیے یہ انتہائی مؤثر دعا ہے۔

تفہیم و معنویت:

---

(1) سنن نسائی الکبریٰ:10330، عن انس بن مالک ؓ/ ابوداؤد: 5090، حسن، عن ابی بکرۃ نفیع بن الحارث ؓ

احادیث کے مطابق الحيّ اور القيّوم دونوں اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ہے۔ حیات، تمام صفات کی اصل ہے جو تمام صفات کے کمال پر مشتمل ہے۔ اس کے ساتھ اللہ کی قیّومیّت کا تذکرہ ہے جو اس کے باقی رہنے پر دلالت کرتا ہے۔ صفتِ قیّومیّت، تمام صفات افعال پر مشتمل ہے، اس بناء پر یہ اللہ کا اسمِ اعظم ہے جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی جائے تو وہ قبول کی جاتی ہے۔ مثلاً بندہ یہ کہے کہ اے حیّ اے قیّوم! میری فلاں حاجت پوری فرما دے۔ حیّ سے مراد اللہ تعالیٰ کی ذات ہے جو ہمیشہ قائم ودائم اور زندہ وباقی رہنے والی ہے۔ اسی طرح قیوم سے مراد بھی اللہ تعالیٰ کی ذات ہے جو ہمیشہ رہنے والی ہے، ہر چیز کو تھامنے والی، کائنات کا نظام کنٹرول کرنے والی اور مخلوقات کے معاملات کی دیکھ بھال میں انتہاء تک جانے والی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی ان عظیم الشان صفات کے وسیلے سے بندہ اس کی رحمت کا سوال کرتا ہے، وہی رحمت جس کے ساتھ آسمان وزمین اور کائنات کی ہر چیز زندہ، سلامت اور امن میں ہے، کہ میرے ذاتی حالات اور انفرادی واجتماعی معاملات درست فرما دے کیونکہ ان کا کنٹرول تیرے ہاتھ میں ہے۔ میں التجا کرتا ہوں کہ ایک لحظہ اور ایک لمحہ کے لیے بھی مجھے تنہا اور بے یارومددگار مت چھوڑنا، اپنی رحمت وفضل کی نظر مجھ سے مت ہٹانا، ورنہ میں اپنے نفس کے سپرد ہو جاؤں گا اور جو اللہ کی بجائے نفس کے رحم وکرم پر چھوڑ دیا جائے وہ دونوں جہانوں میں خسارہ پانے والا ہو جاتا ہے۔ نیز نفس کے سپرد ہو جانے کا مطلب، توفیقِ الٰہی سے محروم ہو جانا بھی ہے اور جو یہ توفیق سے محروم ہوا، وہ ہلاک ہو گیا۔

10۔ دسویں دعا:

رَضِيتُ بِاللهِ رَبًّا، وَّبِالْإِسْلَامِ دِيناً، وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا۔

(3 مرتبہ اور ایک مرتبہ دورانِ اذان)

(Razeetu Billahi Rabbaon wa bil islami deenaon wa bi Muhammadin nabiyyan.)

”میں اللہ کو رب، اسلام کو دین اور محمد (ﷺ) کو نبی مان کر راضی (خوش) ہوں۔“

فوائد:

☆ جو شخص صبح و شام تین، تین مرتبہ یہ کلمات پڑھے گا، اللہ کا حق ہے کہ روز قیامت اسے خوش وراضی کر دے۔یعنی اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ ایک واجب ہو گا جو خود اس نے اپنے ذمہ لیا ہو گا کہ میں اس شخص کو راضی وخوش کروں گا جس نے (روزانہ) یہ کلمات پڑھے ہونگے۔[1]

☆ ان کلمات کو پڑھنے والے شخص کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔[2]

☆ ہر اذان میں شہادتین (أشهدُ أنّ محمداً رسولُ الله) کے بعد، ان کلمات کو پڑھنے والے بندے کے سابقہ تمام صغیرہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔[3]

تفہیم و معنویت:

بندہ اس دعا میں پہلا اقرار یہ کرتا ہے کہ میں اللہ کو اپنا رب مان کر راضی ہوں یعنی اللہ کے علاوہ میرا بھروسہ، اعتماد، توکل اور امید کسی اور سے نہیں ہے، نہ ہی میں اس کے سوا کسی اور چیز کا طالب ہوں، وہی میرا حقیقی معبود اور سچا پروردگار ہے، اس

---

(1) مسند احمد:18967، صحیح لغیرہ، عن ابی السلامؓ

(2) ابوداؤد:1529، صحیح، عن ابی سعید الخدریؓ

(3) مسلم:386، عن سعد بن ابی وقاصؓ

کے سوا کوئی رب ہے نہ ہی کوئی سچا و حقیقی معبود۔ میں اس کے ہر فیصلے پر راضی ہوں خواہ بظاہر وہ فیصلہ ناپسند ہی کیوں نہ محسوس ہو، کیونکہ اس کا ہر فیصلہ اس کے عدل وحکمت پر مبنی ہے۔ دوسرا اقرار یہ ہے کہ میں دین اسلام کے، محض مذہب کی بجائے، بطور دین ہونے پر راضی اور مطمئن ہوں۔ میں نے اسلام کے علاوہ کسی اور دین کی توقع، خواہش اور تگ ودو نہیں کی اور میں نے دین اسلام کے علاوہ کسی اور دین یا مذہب کی پیروی بھی نہیں کی، نہ کسی ایسی راہ پر چلا ہوں جس کا تعلق جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نہیں تھا۔ تیسرا اقرار یہ ہے کہ میں، جناب محمد ﷺ کے نبی (اور آخری رسول) ہونے پر مطمئن ہوں، ان کے علاوہ میرا کوئی رہبر ورہنما نہیں، ان کے طریقے کے سوا مجھے کوئی طریقہ پسند نہیں اور میں ان کی لائی ہوئی شریعت کے تابع ہوں۔

11۔ گیارھویں دعا:

حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ، عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ۔[1]

(7 مرتبہ)

(Hasbi yallahu la elaha illa huwa, alai he tawkal tu wa huwa Rabbul arshil azeemi.)

”مجھے اللہ ہی کافی ہے، اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور وہ عرشِ عظیم کا رب ہے۔“

فوائد:

☆ یہ دعا، پریشانیوں سے نجات کا ذریعہ ہے۔

---

(1) التوبۃ: 9: 129 / ابوداؤد: 5081، موقوف، عن ابی الدرداء ؓ۔ یہ حدیث موقوف ہونے کے باوجود مرفوع کے حکم میں ہے۔

تفہیم ومعنویت:

حدیث کے مطابق صبح اور شام سات مرتبہ یہ کلمات پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت کی پریشانیوں اور غموں ودکھوں سے دور رکھے گا۔ اللہ مجھے کافی ہے، کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کے مقابلے میں اور ہر چیز ومعاملے میں، میرے لیے کافی ہے۔ مجھے ہر معاملے میں اللہ تعالیٰ پر توکل واعتماد ہے۔ جو شخص اللہ پر توکل وبھروسہ کرتے ہوئے اپنا آپ اور اپنا معاملہ اُس کے سپُرد کر دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو تنہا وبے بس نہیں چھوڑتا بلکہ ہر معاملے میں اور ہر چیز کے مقابلے میں اسے کافی ہو جاتا ہے۔ جس کے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہو جائے، اسے کسی اور سہارے کی کوئی ضرورت نہیں رہتی۔ لہذا بندہ اِس دعا میں مضبوط ترین سہارا تلاش کرتا ہے اور عرشِ عظیم کے رب پر توکل وبھروسہ کرتا ہے جو تمام تر قوتوں، اختیارات اور اقتدارات کا مالک ہے۔ اس کا اپنا یہ فرمان ہے:

﴿اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ﴾[1]

یعنی کیا اللہ اپنے بندے کے لیے کافی نہیں ہے۔

12۔ بارھویں دعا / دُرود شریف:

أَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ۔ (10،10 مرتبہ)

(Allahumma Salli wa sallim alaa Nabiyyina Muhammadin.)

”اے اللہ! دُرود (یعنی رحمت) بھیج اور سلام بھیج ہمارے نبی محمد ﷺ پر۔“

فوائد:

---

(1) الزمر: 39: 36

☆ درود شریف پڑھنا جناب رسول اللہ ﷺ کی شفاعت کے حصول کا سبب ہے۔[1]

☆ صبح وشام کے اذکار میں کم از کم دس مرتبہ، کوئی سا مسنون درود شریف پڑھنا چاہیے، جیسے درودِ ابراھیمی۔[2]

☆ بکثرت درود شریف پڑھنا، گناہوں کی مغفرت، دکھوں، غموں اور مصیبتوں سے نجات کا ذریعہ ہے۔[3]

تفہیم ومعنویت:

☆ جناب رسول اللہ ﷺ کا ہماری جانب مبعوث ہونا اللہ تعالیٰ کا اس قدر عظیم احسان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے قرآن میں جتلایا ہے:

﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ﴾[4]

یعنی بے شک مسلمانوں پر اللہ کا بڑا احسان ہے کہ اس نے ان ہی میں سے ایک رسول ان میں بھیجا، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے، یقیناً یہ سب اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔

آپ ﷺ بے شمار شمائل وخصائل سے متّصف اور بہرہ ور ہونے کے ساتھ

---

(1) مسلم: 384، عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ

(2) بخاری: 3370، عن کعب بن عُجرہؓ

(3) ترمذی: 2457، حسن، عن اُبی بن کعبؓ

(4) آل عمران: 3: 164

ساتھ اخلاق و کردار کے اعلیٰ ترین مقام و مرتبہ پر فائز تھے۔ آپ ﷺ کی بدولت ہم نعمتِ اسلام سے بہرہ یاب ہوئے اور آخری وافضل امّت کہلانے کے حقدار ٹھہرے۔ لہٰذا ہم سب پر لازم ہے اور اللہ تعالیٰ کا حکم بھی ہے کہ آپ ﷺ پر درود وسلام بھیج کر آپ ﷺ سے اظہار محبت وعقیدت کیا جائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَٰٓئِكَتَهُۥ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾[1]

یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اُس نبی (ﷺ) پر رحمت بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر درود بھیجو اور خوب سلام (بھی) بھیجتے رہا کرو۔

☆ جناب رسول اللہ ﷺ پر درود وسلام بھیجنا، امت کے لیے افضل ترین اعمال میں سے ہے کیونکہ اس عمل سے آپ ﷺ کی قربت، سفارش اور جامِ کوثر نصیب ہوتا ہے، دنیاوی اور اخروی مشکلات آسان ہو جاتی ہیں اور آپ ﷺ کے لیے یہ ایک بہترین تحفہ ہے۔ حدیث کے مطابق صبح وشام کے اوقات میں دس، دس مرتبہ درود شریف پڑھنے والا، روز قیامت جناب رسول اللہ ﷺ کی سفارش سے مستفید ہوگا۔ نیز آپ ﷺ پر پڑھا جانیوالا درود، امت کی طرف سے بطور تحفہ آپ ﷺ تک پہنچایا جاتا ہے جس کی کیفیت نامعلوم ہے۔[2]

☆ جناب رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنا وہ عظیم عمل ہے جو خود اللہ تعالیٰ کرتا ہے اور اس کے فرشتے بھی کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ آپ ﷺ کا حق ہے جو ہر امّتی پر فرض ہے۔ اس میں آپ ﷺ کے لیے رحمت، سلامتی اور برکت کی دعا کی

(1) الاحزاب: 33: 55
(2) ابوداؤد: 2042، صحیح، عن ابی ھریرۃؓ

جاتی ہے اس لیے کہ دنیا جہاں کی تمام بھلائیاں انہی تین امور پر منحصر ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ نے اپنی دعا میں صرف اور صرف درود پڑھنے والے صحابی کو فرمایا تھا:

«إِذًا تُكْفَىٰ هَمَّكَ وَيُغْفَرُ لَكَ ذَنْبُكَ»[1]

"پھر تیری (زندگی کے سب) غم وفکر دور کر دیے جائیں گے اور تیری (زندگی کے سبھی) گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔"

دعا کے بارے میں اصول یہ ہے کہ جو دوسروں کے لیے کوئی دعا مانگتا ہے، فرشتے کی طرف سے جواب آتا ہے کہ تیرے لیے بھی وہی ہے۔[2] لہذا جو شخص آپ ﷺ کے لیے یہ دعا مانگتا ہے اس کو بھی اس سے حصہ ملتا ہے۔

☆ ہمیشہ مسنون دُرود شریف پڑھنا چاہیے جو ایسے الفاظ پر مشتمل ہو جو الفاظ احادیث کے ذریعے معلوم ہوں۔ مثلاً:

1۔ درود ابراہیمی، جو نماز میں پڑھا جاتا ہے۔

2۔ أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ / أَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ / صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ۔

3۔ أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ، وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَآلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

13۔ تیرھویں دعا/ اِستغفار:

(1) ترمذی: 2457، حسن، عن اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ

(2) مسلم: 2732، عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ۔[1] (دن بھر میں 70 سے 100 مرتبہ)

(Astagh firullaha wa atoobu elai hi.)

”میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں اور اس کی طرف توبہ (رجوع) کرتا ہوں۔“

فوائد:

☆ اس دعا میں بندہ کی جانب سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے اپنے گناہوں کی بخشش طلب کی گئی ہے۔ جو روزانہ کی بنیاد پر کیا جانے والا نہایت افضل عمل ہے۔

تفہیم و معنویت:

☆ سیدنا ابو ہریرہؓ کے علاوہ اس موضوع پر ایک دوسری حدیث، صحابی جناب الاثر بن یسار المزانیؓ سے بھی مروی ہے ۔ اپنی گناہوں پر توبہ کرنا اور اللہ کی جانب رجوع کرنا، اللہ کے ہاں بہت پسندیدہ عمل ہے اور گناہگار بندوں میں سے اللہ کے ہاں وہی پسندیدہ ہیں جو گناہوں پر اصرار کرنے کی بجائے توبہ ورجوع الی اللہ کرتے ہیں۔ توبہ واستغفار، پیغمبرانہ صفت ہے، اگرچہ انبیاء ورسل علیہم السلام گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں مگر اس کے باوجود وہ روزانہ توبہ اور رجوع الی اللہ میں مگن رہتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انہیں اللہ کی معرفت اور اس کی جانب سے علم حاصل ہوتا ہے اس لیے وہ انتہائی عبادت گزار ہونے کے ساتھ ساتھ شکر گزاری کے طور پر توبہ واستغفار کرتے ہیں۔ علم ومعرفت اور دعوت و تبلیغ کا حق ادا کرنے میں جو معمولی سی کوتاہی، جائز امور جیسے کھانے پینے، ازدواجی تعلقات یا دیگر امور میں کچھ دیر مشغول رہنے کی وجہ سے، وہ جو کچھ (کمی وغیرہ) محسوس کرتے ہیں، اس پر اللہ تعالیٰ کی جناب میں توبہ واستغفار کرتے ہیں، جو

---

(1) بخاری:6307، عن ابی ھریرۃؓ

کمال بندگی اور عاجزی وانکساری کی اعلیٰ مثال ہے۔

☆ احادیث کے مطابق اس بندے کے لیے خوشخبری ہے جس کے نامۂ اعمال میں بکثرت استغفار موجود ہو گا۔ بکثرت استغفار ایسا مبارک عمل ہے جس کی بدولت بندے کی بہت سی مشکلات، جیسے قحط، بارشوں کی کمی، اولاد نہ ہونا، نرینہ اولاد سے محرومی، مالی تنگی، مفلسی وتنگدستی، کاروباری مشکلات، رشتوں کی رکاوٹ، خاندانی اختلافات ومسائل اور معاملات میں عدمِ برکت وغیرہ سب، حل ہو جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اولیاء اللہ اور عباد الرحمٰن کی صفت ہے کہ بوقت تہجد وہ بکثرت استغفار کرتے ہیں۔

14۔ چودھویں دعا:

سُبْحَانَ اللهِ، أَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، أَللهُ أَكْبَرُ، وَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔[1] (100 مرتبہ)

(Sub han Allahi, alham du lillahi, Allahu akbaru, wa laa elaha illallahu wahda hu la shreeka lahu, lahul mulku wala hul hamdu, wa huwa alaa kulli shai in qadeerun.)

"اللہ پاک ہے، تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں، اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کے لیے بادشاہی ہے اور اسی کی حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔"

فوائد:

☆ یہ جامع، بابرکت اور بہترین کلمات پر مشتمل دعا ہے اور ان میں سے ہر کلمہ کی اپنی

(1) صحیح الترغیب والترھیب: 658

ذاتی فضیلت بھی موجود ہے۔ گویا یہ دعا، فضیلت والے کلمات کا ایک مجموعہ ہے۔

☆ یہ کلمات صرف اذکار نہیں بلکہ اپنی جامعیت، برکت اور فضیلت کے اعتبار سے معرفت الٰہی کی بنیادی کنجیاں ہیں۔

تفہیم و معنویت:

اس دعا میں بندہ اس عقیدہ کا اظہار کرتا ہے کہ کائنات کا واحد رب، اللہ تعالیٰ ہر نقص، عیب، کمی، کمزوری اور محتاجی وغیرہ سے پاک ہے جبکہ تمام مخلوقات میں کوئی نہ کوئی اور کہیں نہ کہیں، کمزوری، محتاجی، کمی و کوتاہی اور نقص و عیب وغیرہ موجود ہے مثلاً ہر چیز پیدا شدہ، قابو شدہ اور فنا ہونے والی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کی ذات اس سے پاک ہے۔ بندہ جس اچھے انداز، اعلیٰ اعتبار اور چنیدہ و جامع الفاظ کے ساتھ کسی کی تعریف کرے، تو وہ ساری تعریفیں پہلے اللہ کی ذات کے لائق ہیں کیونکہ مخلوق کی تعریف دراصل اس کے خالق کی تعریف ہے جس نے مخلوق کو ان صفات کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ اس لیے ہر قسم کی تمام تر تعریفات کے لائق صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ذات اقدس ہے۔ جب وہ ہر کمی و کمزوری اور محتاجی سے پاک اور تمام تعریفوں کے قابل ہے تو یقیناً اسے سب سے بڑا بھی ہونا چاہئے، لہذا بلاشبہ وہ کائنات کی ہر چیز سے بڑا، بزرگ، برتر، طاقتور اور قادر مطلق ہے۔ سب سے بڑا ہونے کی وجہ سے نظامِ کائنات قائم کرنے، قانون بنانے اور حکم چلانے والا بھی صرف وہی ہے۔ جب حکم، اقتدار، غلبہ، عظمت اور طاقت و قوت اس کی ہے تو پھر عبادت بھی صرف اسی کے لیے خاص ہے کیونکہ مخلوقات میں کوئی اس کے برابر اور ہمسر نہیں، جو خود پیدا کیا گیا ہو اور محتاج ہو وہ کمزور ہے جبکہ اللہ تعالیٰ مختار ومالک ہے جس کی نہ کوئی ابتداء ہے نہ انتہاء۔ لہذا اللہ تعالیٰ جو خالق کائنات، قادرِ مطلق اور زور آور ہے اسی کا غلبہ و دسترس اور حکومت

پوری کائنات پر ہے اور پوری کائنات اس کی حمد وثناء میں مصروف ہے۔ جس رب کی حمد وثناء میں، کلیدی کلمات کے ساتھ کائنات کی ہر شے مگن و مصروف ہے، بندہ بھی اسی رب کی اعلیٰ صفات وکلمات کا سہارا لے کر اس کی یاد اور دعاؤں میں مصروف ہے۔

15۔پندرھویں دعا:

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ۔ (100مرتبہ)

(Sub hana Allahi wa bi hamdi hee.)

”اللہ پاک ہے اوراس کی تعریف کے ساتھ (میں اس کی تسبیح بیان کرتاہوں)۔“

فوائد:

اس کلمہ کو پڑھنے والے شخص سے افضل عمل کسی کا نہیں ہو گا اور اس کے (تمام صغیرہ) گناہ بخش دیے جائیں گے، اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔[1]

تفہیم و معنویت:

☆ حدیث کے مطابق صبح اور شام کے وقت، ان کلمات کو ایک سو مرتبہ پڑھنے والا روزِ قیامت سب سے افضل و بہتر عمل اپنے ساتھ لائے گا، الاّ یہ کہ کسی اور نے اس جیسا یا اس سے زیادہ عمل کیا ہو۔ ایک سو مرتبہ ان کلمات کو پڑھنا یا ان کی تعداد مقرر کرنا، اس کی وجہ یا حکمت جناب رسول اللہ ﷺ نے بیان نہیں فرمائی۔ حدیث سے یہ بات سمجھ آتی ہے کہ ان کلمات کو کم از کم ایک سو مرتبہ پڑھنا ہے اور ایک سو سے زائد کوئی اضافہ، تعداد کے تعین میں کمی کے برعکس،

(1) بخاری: 6042،2691، عن ابی ھریرۃؓ

نقصان نہیں پہنچاتا۔

☆ اللہ تعالیٰ کی تعریف وثناء سے بھرپور اِن کلمات کی ادائیگی زبان پر بہت ہلکی ہے، لیکن مفہوم و معنی، مقبولیت اور شان ومقام کے اعتبار سے بہت بلند وبرتر ہے۔ کیونکہ بندہ اقرار کرتا ہے کہ اللہ ہی کی ذات ایسی ہے جو ہر کمی وکوتاہی، نقص وعیب، کمزوری اور محتاجی سے پاک ہے، لہذا وہی اس قابل ہے کہ اس کی پاکی بیان کی جائے۔

16۔ سولھویں دعا:

اَللّٰھُمَّ أَجِرْنِي مِنَ النَّارِ۔[1] (7 مرتبہ)

(Allahumma ajir nee minan naari.)

”اے اللہ! مجھے آگ سے محفوظ فرما۔“

فوائد:

اس دعا کے پڑھنے والے کے لیے جہنم سے نجات لکھ دی جاتی ہے۔

تفہیم ومعنویت:

کسی بندہ کا دوزخ سے بچ جانا اور جنت میں داخل ہو جانا، اسے قرآن مجید میں کئی ایک مقامات پر اصل کامیابی قرار دیا گیا ہے۔ ارشاد باری ہے:

﴿فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ﴾[2]

---

(1) ابوداؤد: 5079، ضعیف، عن مسلم بن الحارث التمیمیؓ۔ بعض صحیح احادیث میں دوزخ سے 3 مرتبہ پناہ مانگنے کا ثبوت موجود ہے لیکن اس میں وقت کا تعین نہیں۔

(2) آل عمران: 3: 185

یعنی جو شخص آگ سے ہٹا دیا جائے اور جنت میں داخل کر دیا جائے، بے شک وہ کامیاب ہو گیا۔

حدیث کے مطابق جو شخص تین مرتبہ اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرتا ہے تو جنت اس کے حق میں اللہ کے حضور دعا کرتی ہے کہ اسے جنت میں داخل فرما دے۔ اسی طرح جو شخص دوزخ سے تین مرتبہ پناہ مانگتا ہے تو دوزخ اس کے حق میں اللہ کے حضور دعا کرتی ہے کہ اللہ اسے دوزخ سے بچا لے۔[1]

یہ مختصر مگر انتہائی جامع دعا ہے جس میں محض ایک جملہ کے اندر، بندہ اللہ تعالیٰ سے سب سے بڑی کامیابی کا سوال کرتا ہے۔ اس دعا کی قبولیت کا مطلب یہ ہو گا کہ انسان کی دنیاوی زندگی نہایت پاکیزہ اور شریعت کے تابع گزرے گی، انسان اللہ کا فضل ورحمت سمیٹ کر دوزخ سے نجات پا کر جنت میں داخل ہو جائے گا۔

اس مختصر سی دعا میں گویا دریا کو کوزے میں بند کر دیا گیا ہے کہ ہر وہ عمل جو جہنم میں داخلے کا سبب بن سکتا ہے، بندہ اس برے عمل سے اجتناب کی توفیق طلب کرتا ہے اور جو عمل جنت میں داخلے کا سبب بن سکتا ہے، بندہ اس کو بجالانے اور اختیار کرنے کی توفیق طلب کرتا ہے۔ خیر کی توفیق ملنا اور شر سے بچاؤ حاصل ہونا، اللہ تعالیٰ کے فضل وتوفیق کے بغیر ممکن نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ عبادالرحمٰن کی ایک خوبی، جہنم سے پناہ مانگنا، بتائی گئی ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا﴾[2]

---

(1) ترمذی: 2572، صحیح، عن انس بن مالکؓ۔ یہ حدیث ابن ماجہ، سنن نسائی اور صحیح الجامع کے اندر بھی موجود ہے۔

(2) الفرقان: 25: 65

”اور جو یہ دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! ہم سے دوزخ کا عذاب پرے ہی پرے رکھ، کیونکہ اس کا عذاب چمٹ جانے والا ہے۔“

17۔ سترھویں دعا:

أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ۔[1] (ایک یا 3 مرتبہ)

(Allahumma innee a'auzu bika minal hammi wal huzni wa a'auzu bika minal ajzi wal kasali wa a'auzu bika minal jubni wal bukhli wa a'auzu bika min ghalaba tid daini wa qahrir rijaali.)

”اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں پریشانی اور غم سے، عاجز رہ جانے اور کسل مندی (سستی) سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں بزدلی اور بخیلی (کنجوسی) سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں قرض کے غلبہ اور (ظالم) لوگوں کے تسلط (غلبہ) سے۔“

فوائد:

☆ غم ودکھ، درد والم، تکالیف و مصائب، پریشانی و سستی، جسمانی وروحانی بیماریوں،

(1) ابوداؤد: 1555، ضعیف، عن ابی سعید الخدریؓ۔ یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے مگر اس دعا کے الفاظ معمولی تبدیلی کے ساتھ صحیح بخاری اور دیگر کتب احادیث میں صحیح اسانید سے ثابت ہیں۔

قرض کے بوجھ اور لوگوں کے تسلط سے نجات کے لیے یہ بہت جامع دعا ہے۔

تفہیم و معنویت:

☆ حدیث کے مطابق غموں، دکھوں اور قرض کی شکایت کرنے والے ایک انصاری صحابی ابو اُمامہؓ کو، آپ ﷺ نے صبح وشام یہ دعا پڑھنے کی تلقین فرمائی تھی اور انہوں نے بتایا تھا کہ میں نے یہ عمل شروع کیا تو میرے غم اور قرض سب دور ہو گئے۔

☆ اس دعا میں غم و دکھ سے پناہ مانگی گئی ہے جس کی وجہ سے انسان صحت سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے اور عاجز وسست ہو جاتا ہے۔ جب سستی پیدا ہوتی ہے تو انسان بزدل بن جاتا ہے۔ حالات وواقعات، موسم، لوگوں سے معاملات اور انفرادی واجتماعی زندگی وغیرہ میں شکایت کرتا اور بزدلی اور بخیلی کا مظاہرہ کرتا نظر آتا ہے۔ محنت وکوشش میں کمی سے کبھی مقروض ہو جاتا ہے تو سستی و بخیلی کی وجہ سے قرض کی بروقت ادائیگی نہیں ہوتی، جس پر قرض دینے والوں کے غیظ وغصہ کا شکار ہوتا ہے۔ ایسے تمام حالات سے بچاؤ کے لیے بندہ اپنے رب سے ان الفاظ کے ذریعے التجائیں کرتا ہے۔

✓ امام ابن قیمؒ اس کی معنویت یوں بیان فرماتے ہیں کہ گناہ، دل کو مار دیتے ہیں یا شدید بیمار کر دیتے ہیں یا کمزور کر دیتے ہیں، اور یہ کمزوری ان آٹھ چیزوں پر منتج ہوتی ہے جن سے جناب رسول اللہ ﷺ نے پناہ مانگی ہے یعنی ھم وحزن، عجز وکسل، جبن وبخل، غلبۂ قرض اور لوگوں کا تسلط۔ ھم وحزن ہم قرین اور جوڑا ہیں، کیونکہ پریشانی مستقبل کی ہو تو ھم کی کیفیت پیدا ہوتی ہے اور اگر ماضی کی ہو تو حزن پیدا ہوتا ہے۔ عجز وکسل بھی جوڑا ہیں، کیونکہ بندہ کسی خیر سے دو وجہ

سے محروم ہوتا ہے، یا تو عدم قدرت کی وجہ سے، یہ عجز ہے۔ یا عدم ارادہ کی وجہ سے، یہ کسل اور سستی ہے۔ جبن اور بخل بھی جوڑا ہیں، انسان اگر اپنے بدن سے کسی کو فائدہ نہ پہنچا سکے تو یہ جبن ہے اور اگر مال سے فائدہ نہ پہنچا سکے تو یہ بخل ہے۔ اسی طرح قرض کا غلبہ اور لوگوں کا تسلط بھی جوڑا ہے کیونکہ انسان پر کسی دوسرے شخص کا تسلط اگر جائز طور پر ہو تو یہ قرض کے غلبے کی صورت ہے، اور اگر ناجائز ہو تو یہ قہر رجال کی صورت ہے۔[1]

---

(1) طريق الهجرتين وباب السعادتين، فصل في تقسيم الناس من حيث القوة العلمية والعملية، ص: 279

صبح کے اذکار اور دُعائیں

ترجمہ، فوائد اور تفہیم و معنویت

1۔ پہلی دعا:

أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، رَبِّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهُ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ، رَبِّ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ، رَبِّ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ۔[1] (ایک مرتبہ)

(Asbahna wa asba hal mulku lillahi, walhamdu lillahi, laa elaha illallahu wahda hoo la shreeka lahoo, lahul mulku wala hul hamdu wa huwa alaa kulli shaien qadeerun. Rabbi inni as aluka khaira ma fee hazal yaumi wa khaira ma ba'ada hoo, wa a'auzu bika min sharri ma fee hazal yoomi wa sharri ma ba'ada hoo, Rabbi a'auzu bika minal kasali wa soo il kibari, Rabbi a'auzu bika min azaabin fin naari wa azaabin fil qabri.)

(1) مسلم:2723، عن عبداللہ بن مسعودؓ

”ہم نے صبح کی اور اللہ کے مُلک نے صبح کی اور تمام تعریف اللہ ہی کے لیے ہے۔ اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہی ہے اور اسی کے لیے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے میرے رب! اِس دن میں جو خیر ہے اور اِس کے بعد میں جو خیر ہے، میں اس کا تجھ سے سوال کرتا ہوں اور اس دن کے شر سے اور اس کے بعد والے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے میرے رب! میں سستی اور بڑھاپے کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اے میرے رب! میں آگ کے عذاب اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“

فوائد:

☆ اس دعا میں اللہ تعالیٰ کی تعریف اور اس کی توحید کے اقرار کے ساتھ ساتھ، دن بھر کی خیر کی طلب اور دن بھر کے شر سے پناہ مانگی گئی ہے۔

تفہیم و معنویت:

☆ اس کا مطلب ہے ہم صبح میں داخل ہوئے، ہم شام میں داخل ہوئے، گویا کہ کائنات میں ایک بڑی تبدیلی واقع ہوئی ہے اور اللہ کی ایک بڑی نشانی کا ظہور ہوا ہے جس کا ہم نے مشاہدہ کیا ہے اور ہم بخیر وعافیت، نعمت و فضل اور سہولت و حفاظت کے ساتھ اس دن یا رات کے وقت میں داخل ہو گئے ہیں۔ اللہ کے مُلک نے صبح یا شام کی، کا معنی ہے کہ ہر وقت اور کائنات کی ہر تبدیلی پر، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی حاکمیت وتسلط اور غلبہ واقتدار ہے۔ ہر دن اور ہر رات میں اس کی بزرگی وبرتری، بادشاہی وتسلط اور تصرف واقتدار کا تسلسل جاری ہے۔

☆ بندہ اپنے رب سے فریاد کرتا ہے کہ اے میرے پروردگار! اِس دن یارات میں موجود، یاوُجود پانے والی ہر دنیاوی خیر وبھلائی مجھے عطا فرمادے، مثلاً مجھے نعمت وفضل، صحت وسلامتی، امن وسکون عطا فرما اور ہر طوفان، حادثہ، نقصان اور ضرر وتکلیف وغیرہ سے نجات، حفاظت اور عافیت عطا فرما دے۔ اور آخرت کی ہر خیر وبھلائی بھی عطا فرمادے جیسے قرآن کی تلاوت، تہجد، اذکار اور تسبیحات وغیرہ کی توفیق مل جانا ہے۔

☆ اسی طرح میں، اس دن یارات کے بعد آنے والے وقت کے بارے میں التجا کرتا ہوں کہ اگلا دن یارات بھی، مذکورہ بالا دنیاوی واخروی خیر وبرکت ساتھ لائے۔ میں ایسی سُستی سے پناہ مانگتا ہوں کہ طاقت وقوت اور استطاعت کی ظاہری صلاحیتوں کے باوجود بھی نیکی اور خیر کے کام سرانجام دینے میں ناکام ہو جاؤں۔ ایسے بُڑھاپے سے بھی پناہ چاہتا ہوں جس سے عقل میں کمی، خیال میں الجھن، دوسروں کی محتاجی اور ایسی چیزیں پیدا ہو جاتی ہیں جو بُرے حالات کا باعث بنتی ہیں۔

☆ میں تیرے سب عذابوں میں سے بالخصوص قبر اور دوزخ کے عذاب سے پناہ چاہتا ہوں کیونکہ یہ دونوں بہت شدید ہیں اور ان کا معاملہ بہت حساس اور عظیم ہے۔ کیونکہ قبر آخرت کی پہلی منزل ہے، جو اس میں محفوظ ہے وہ سب میں محفوظ ہے۔ جبکہ دوزخ کا عذاب دردناک اور المناک ہے، اس لیے اللہ! مجھے جہنم سے محفوظ فرمادے۔

2۔ دوسری دعا:

أَللّٰهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا، وَبِكَ أَمْسَيْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوْتُ، وَإِلَيْكَ النُّشُوْرُ۔ [1] (ایک مرتبہ)

(1) ابن ماجہ: 3391، 3868، صحیح، عن ابی ھریرۃؓ

(Alla Humma bika as bahna, wa bika amsaina, wa bika nahyaa wa bika namootu, wa elai kan nushooru.)

”اے اللہ! تیرے (نام کے) ساتھ ہم نے صبح کی اور تیرے (نام کے) ساتھ ہم نے شام کی اور تیرے (نام یا فضل واحسان کے) ساتھ ہم زندہ ہیں اور تیرے (نام کے) ساتھ ہم مریں گے اور تیری طرف ہی (دوبارہ) اُٹھ کر جانا ہے۔“

فوائد:

☆ اس دعا میں اللہ تعالیٰ کو تمام زمان ومکان کا پروردگار تسلیم کیا گیا ہے اور زندگی، موت اور آخرت کے اسلامی عقیدے کا اظہار واقرار کیا گیا ہے۔

تفہیم ومعنویت:

☆ اے اللہ! ہم نے تیرے نام پر، تیری فراہم کردہ حفاظت، عطاء کردہ توفیق، نافذ شدہ حکم واجازت اور تیرے ذکر کے ساتھ صبح یا شام کا آغاز کیا ہے۔ ہم تیری نعمت وانعام، رحمت وفضل، حفاظت وتوفیق کے ساتھ اور خود تیری ہی وجہ سے صبح یا شام میں داخل ہوگئے ہیں۔ ہم تیرے نام پر اور تجھ سے تمام اوقات میں اپنی حالت کی بہتری کا سوال کرتے ہیں کہ تو ہمیں اپنی پناہ اور حفاظت میں رکھ۔ ہمارا آغاز واختتام تیرے حکم اور تیرے وجہ سے ہے، ہماری آخری منزل وٹھکانہ تیری طرف ہے اور قیامت کے دن ہم نے دوبارہ زندہ ہو کر تیری ہی جناب میں پیش ہونا ہے۔ دعا میں صبح ”نُشور“ کا لفظ ہے کیونکہ صبح، موت کے بعد دوبارہ جی اٹھنے کی طرح ہے اور شام کے لیے ”مصیر“ کا لفظ ہے کیونکہ شام، زندگی کے بعد موت کی طرح ہے۔

☆ اس دعا میں زندگی کی صبح وشام اور حیات وموت کی طرف اشارہ کرکے بندہ، اللہ تعالیٰ کے خالق کائنات اور مالک ارض وسماوات ہونے کے ساتھ ساتھ، عقیدۂ آخرت پر ایمان کا اظہار کرتا ہے۔ جیسے صبح وشام کا نظام اللہ کے ہاتھ میں ہے اسی طرح زندگی وموت بھی اللہ کے اختیار میں ہے۔ زندگی ایک وجود ہے، موت کے بعد بھی انسان کا وجود ہوگا اور روزِ قیامت بھی انسان وجود پائے گا اور احتساب کے مرحلہ سے گزر کر جنت یا دوزخ میں داخل ہو جائیگا۔ اس دعا کے ذریعے روزانہ اِن عقائد اور ان کی حقیقت کو یاد و پُختہ کیا جاتا ہے۔

3۔ تیسری دعا:

أَللّٰهُمَّ مَا أَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِّعْمَةٍ أَوْ بِأَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ، لَا شَرِيْكَ لَكَ، فَلَكَ الْحَمْدُ، وَلَكَ الشُّكْرُ۔[1] (ایک مرتبہ)

(Alla humma ma asbaha bee min nematin auo be ahadim min khalqika fa minka wahdaka, la shrika laka, fala kal hamdu, wala kash shukru.)

”اے اللہ! مجھ پر یا تیری مخلوق میں سے کسی پر جس نعمت نے بھی صبح کی ہے، وہ صرف تیری طرف سے ہے۔ تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں،

(1) ابو داؤد: 5730، نسائی: 9835، عن عبداللہ بن غنّام البیاضی ؓ۔ علامہ البانی ؒ نے اس حدیث کو ”ضعیف“ لکھا ہے۔ اس حدیث کی سند میں ایک راوی عبداللہ بن عَنبسہ کو صرف علامہ ابن حبّان ؒ نے ثقہ کہا ہے۔ لیکن یہ حدیث قابلِ حجّت ہے کیونکہ امام نووی ؒ نے اس کی سند کو جیّد قرار دیا ہے (کتاب الأذکار للنووی، بتحقیق شعیب الأرناؤوط، رقم الحدیث: 216، صفحہ: 79) جبکہ حافظ ابن حجر عسقلانی ؒ نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے (فتح الباری، 11 / 131)

پس تیرے ہی لیے حمد اور تیرے ہی لیے شکر ہے۔“

فوائد:

☆ حدیث کے مطابق جو شخص اس دعا کو صبح کے وقت پڑھتا ہے، وہ اُس دن کا شکر ادا کرلیتا ہے۔

تفہیم و معنویت:

حدیث کے مطابق ان کلمات کو صبح پڑھنے والا، اپنے اس دن کا شکر ادا کر لیتا ہے اور شام کو پڑھنے والا اپنی اس رات کا شکر ادا کر لیتا ہے۔ دعا میں اللہ کی نعمت کے ساتھ صبح اور شام کرنے کا ذکر ہے جس کا معنی ہے کہ میں نے اللہ کی نعمتوں، فضل واحسان اور عافیت کے ساتھ صبح یا شام کی ہے۔ اور یہ سب امور اللہ کی جانب سے اور اسی کی طاقت وقدرت میں ہیں۔ کائنات میں کوئی ایسا نہیں جو ان چیزوں کا مالک ہو اور اللہ کے سوا ان کے عطا کرنے پر قادر ہو۔ لہذا سب کچھ تنہا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عطا ہے اس لیے شکر اور تعریف بھی اسی کے لیے ہے۔ اللہ نے جو کچھ دیا اس پر زبان کے ساتھ حمد وتعریف ہے اور اعضاء وجوارح کے ساتھ شکر گزاری ہے۔ اس دعا میں حمد اور شکر کو جمع کر دیا گیا ہے کیونکہ حمد، شکر کی بنیاد و ابتداء ہے اور شکر گزاری، بڑھنے واضافے کا سبب ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا بھی فرمان ہے:

﴿لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ﴾[1]

یعنی اگر تم شکر گزاری کروگے تو بے شک میں تمھیں زیادہ دوں گا۔

اس لیے نعمت عطا کرنے والے کا شکر واجب ہے۔ اللہ کا فرمان ہے:

---

(1) ابراہیم: 14: 7

﴿وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ﴾ [1]
یعنی میری شکر گزاری کرو اور ناشکری سے بچو۔

نیز یہ بھی فرمایا:
﴿وَمَا بِكُم مِّن نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللَّهِ﴾ [2]
یعنی تمہارے پاس جتنی بھی نعمتیں ہیں سب (اسی) اللہ کی دی ہوئی ہیں۔

4۔ چوتھی دعا:

أَصْبَحْنَا عَلَىٰ فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ، وَعَلَىٰ كَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ، وَعَلَىٰ دِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَىٰ مِلَّةِ أَبِيْنَا إِبْرَاهِيْمَ، حَنِيْفاً مُّسْلِماً وَّمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ۔ [3] (ایک مرتبہ)

(Asbahna alaa fitra til islami, wa alaa kalima til ikhlasi, wa alaa deeni Nabiyyina Muhammadin, wa alaa millati abeena ibraheema, haneefam musli maon wa ma kana minal mushrikeena.)

”ہم نے صبح کی، فطرتِ اسلام اور کلمۂ اخلاص پر اور اپنے نبی محمد ﷺ کے دین پر اور اپنے جدِّ امجد ابراہیم (علیہ السلام) کی ملت (طریقہ / راستہ) پر جو سب سے یکسو ہو گئے تھے (وہ) مسلمان تھے اور (وہ) مشرک نہیں تھے۔“

فوائد:

---

(1) البقرۃ: 2: 152
(2) النحل: 16: 53
(3) مسند احمد: 15364، 15397، صحیح، عن عبد الرحمن بن ابزیٰؓ

اس دعا میں فطرت اسلام، کلمہ طیبہ، شریعت محمدیہ ﷺ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین کی فضیلت بیان کی گئی ہے جن کی اصل حقیقت ''توحید'' ہے۔

تفہیم و معنویت:

اس دعا میں فطرت اسلام کے ساتھ صبح یا شام کرنے کا مطلب ہے کہ ہم نے دینِ حق یعنی اسلام کے ساتھ صبح یا شام کی۔ کبھی فطرت سے مراد سنّت بھی ہوتی ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ اور جاری کردہ نظام و قانون کے مطابق ہم نے صبح یا شام کی، جبکہ ہم حالت اسلام میں تھے۔

کلمہ اخلاص سے مراد کلمۂ شہادت ہے جس میں اللہ کی توحید اور جناب رسول اللہ ﷺ کی بشریت ورسالت کا اقرار ہے۔ جبکہ ہمارے نبی جناب محمد ﷺ کے دین سے مراد دین اسلام ہے جس کا نام لینے کا سبب یہ ہے کہ دوسروں کو یہ بات سنائی، سکھائی، بتائی اور سمجھائی جا سکے کہ سچا اور فطری دین صرف وہی دین ہے جو جناب محمد ﷺ سے لے کر آئے ہیں۔ باقی شریعتیں اور ادیان منسوخ ہو چکے ہیں، بلکہ ان میں تغیر و تبدل واقع ہو گیا ہے۔ اب قیامت تک پوری دنیا کے لیے آخری الہامی کتاب اور قابلِ عمل دین صرف اسلام ہے، جو باقی ہے۔

یہی وہ دین اسلام ہے جس کی اصل، ملّت و دینِ ابراہیم علیہ السلام ہے، وہ ابراہیم علیہ السلام جو اہل کتاب اور اہل اسلام کے جدِّ امجد ہیں، وہ موحد تھے، شرک و کفر سے بے زار اور صراطِ مستقیم کی جانب مائل تھے۔

5۔ پانچویں دعا:

أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَصْبَحْتُ أُشْهِدُكَ وَأُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ،

وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ، أَنَّكَ أَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ۔[1] (4 مرتبہ)

(Alla humma inni asbahtu ush hiduka wa ush hidu hama lata arshika wa malaa ika taka, wa jameea khalqika, annaka antallahu la elaha illa anta wa anna muhammadan abduka wa rasooluka.)

”اے اللہ! میں نے اس حال میں صبح کی کہ میں تجھے گواہ بناتا ہوں اور تیرا عرش اٹھانے والوں کو، تیرے فرشتوں کو اور تیری تمام مخلوق کو گواہ بناتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے اور تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، تو اکیلا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، اور بے شک محمد ﷺ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔“

فوائد:

حدیث کے مطابق اس دعا کو چار مرتبہ صبح، یا چار مرتبہ شام کو پڑھنے والے بندے کو اللہ تعالیٰ (دوزخ کی) آگ سے آزاد کر دے گا۔

تفہیم و معنویت:

☆ اس دعا میں انسان صبح یا شام کے وقت، اللہ کے مقرب فرشتوں، تمام فرشتوں اور عام وخاص ساری مخلوق کو گواہ بنا کر اللہ کی توحید اور جناب رسول اللہ ﷺ

---

(1) ابوداؤد: 5069، عن انس بن مالکؓ۔ علامہ البانیؒ نے اس حدیث کو ضعیف لکھا ہے جبکہ شیخ زبیر علی زئیؒ نے اِسے حسن قرار دیا ہے۔ علامہ ابن بازؒ نے بھی ”مجموع فتاوی ابن باز“ میں 26/29 پر اسے حسن لکھا ہے۔ اس حدیث کے دیگر شواہد بھی موجود ہیں۔

کی بشریت ورسالت کی گواہی دیتا ہے۔ حاملینِ عرش مقرب فرشتے ہیں جن کا ذکر قرآن مجید میں بھی ہے:

﴿وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَٰنِيَةٌ﴾[1]

یعنی تیرے پروردگار کا عرش اس دن آٹھ (فرشتے) اپنے اوپر اٹھائے ہوئے ہوں گے۔ ان مقرب فرشتوں کی تعداد آٹھ یا آٹھ ہزار ہو گی۔

یا اس سے مراد یہ ہے کہ ان کی آٹھ صفیں ہو نگی مگر ہر صف میں موجود ان کی تعداد کتنی ہو گی؟ اس کی کچھ خبر نہیں۔

☆ فرشتوں کا خاص ذکر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں سے عظیم مخلوق ہے، انہیں نور سے پیدا کیا گیا ہے، اپنی ذمہ داریوں اور ڈیوٹیوں کے لحاظ سے ان کا تعلق کسی نہ کسی اعتبار سے ہر مخلوق کے ساتھ ہے، ان کا مرتبہ انسانوں سے افضل ہے اور ان کا مقام، گواہی کا مقام ہے۔ اس لیے فرشتے، دیگر مخلوقات سے زیادہ اس بات کے مستحق ہیں کہ انہیں گواہ بنایا جائے اور اس لیے بھی ان کا استحقاق زیادہ ہے کہ وہ انسانوں سے پہلے بھی اللہ کی توحید اور جناب رسول اللہ ﷺ کی بشریت ورسالت کو جانتے تھے، لہذا گواہی کا اصول عدل وانصاف ہے اور یہ فرشتوں میں سب سے کامل طور پر موجود ہے۔

6۔ چھٹی دعا:

أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ: فَتْحَهُ، وَنَصْرَهُ، وَنُوْرَهُ، وَبَرَكَتَهُ، وَهُدَاهُ، وَأَعُوْذُ بِكَ

(1) الحاقۃ: 69: 17

مِنْ شَرِّ مَا فِيْهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ۔[1] (ایک مرتبہ)

(Asbahna wa asba hal mulku lillahi rabil alameena, Alla humma inni as'aluka khaira hazal yaumi: fatha hu, wa nasra hu, wa noora hu, wa barakata hu, wa huda hu, wa a'auzu bika min sharri ma feehi wa sharri ma ba'ada hu.)

”ہم نے صبح کی اور اللہ، جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے، کے ملک نے صبح کی۔ اے اللہ! میں تجھ سے اس دن کی بھلائی کا سوال کرتا ہے (یعنی) اس دن کی فتح (وکشادگی)، نصرت (ومدد)، نور (ہدایت)، برکت (کثرت) اور ہدایت (حق کی) مانگتا ہوں۔ اور اے اللہ! میں اس دن میں موجود شر اور اس کے بعد آنے والے شر (کے مضر اثرات) سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“

فوائد:

یہ چوبیس گھنٹوں یعنی انسان کو ہر لمحہ حاصل ہونے والے فوائد کے حصول اور ہر لمحہ پہنچنے والے شرور سے بچانے کے لیے بہترین اور جامع ترین دعا ہے۔

---

(1) ابو داؤد: 5084، 5086، ضعیف، عن ابی مالک الاشعریؓ۔ حافظ ابن قیمؒ نے اسے حسن قرار دیا ہے(زاد المعاد، 2/ 337)۔ عراقیؒ نے اس کی سند کو جیّد قرار دیا ہے(تخریج احادیث إحیاء علوم الدین، 2/ 843)۔ علامہ البانیؒ نے اپنی بعض کتب میں اسے حسن (صحیح وضعیف الجامع الصغیر، 1/ 353) اور بعض کتب میں اسے ضعیف قرار دیا ہے(سلسلہ احادیث ضعیفہ: 5606)۔ شیخ شعیب الأرناؤوط ؒ(سنن ابی داؤد، 7/ 417)اور شیخ عبدالقادر الأرناؤوطؒ نے بھی اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے(حاشیہ جامع الاصول، 4/ 250)۔

تفہیم و معنویت:

☆ اس دعا میں اس امر کا اظہار کیا گیا ہے کہ ہم صبح یا شام میں داخل ہوئے، گویا کہ کائنات میں ایک بڑی تبدیلی واقع ہوئی ہے اور اللہ کی ایک بڑی نشانی کا ظہور ہوا ہے جس کا ہم نے مشاہدہ کیا ہے اور ہم بخیر و عافیت، نعمت و فضل اور سہولت و حفاظت کے ساتھ اس دن یا رات کے وقت میں داخل ہو گئے ہیں۔ صبح کا وقت برکت کے اعتبار سے اور شام کا وقت آرام و سکون جیسی نعمت کے اعتبار سے بہت اہم ہے۔ بندہ ان اوقات کے آغاز پر اپنے بادشاہ اور مالک کے سامنے اپنی عاجزی اور بندگی کا اقرار و اظہار کرتا ہے۔

☆ اللہ کے مُلک نے صبح یا شام کی، کا معنی ہے کہ ہر وقت اور کائنات کی ہر تبدیلی پر، اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی حاکمیت و تسلط اور غلبہ و اقتدار ہے۔ ہر دن اور ہر رات میں اس کی بزرگی و برتری، بادشاہی و تسلط اور تصرف و اقتدار کا تسلسل جاری ہے۔ بندہ اس دن یا رات کی خیر و بھلائی کا سوال و التجا کرتا ہے جس میں وہ داخل ہو چکا ہے۔ وہ صبح و شام مخلوقات کی بجائے رب کے حضور متوجہ نظر آتا ہے، یوں اس کا اخلاص کامل ہو جاتا ہے، مالک کے پاس جو فضل و رحمت ہے اس کی امید پختہ ہو جاتی ہے، اس کے عذاب سے خوف آتا ہے اور اپنی طاقت و قوت پر بھروسہ کی بجائے مالک پر یقین مضبوط ہو جاتا ہے۔ بندہ اس دن کی خیر اور دینی و دنیاوی کامیابی مانگتا ہے۔

☆ اس دن یا رات کا جو مقصود و مطلوب ہے اس میں کامیاب و فتح مند ہونا چاہتا ہے۔ یہاں فتح سے مراد علم و ہدایت اور رزق و رحمت کے دروازوں کا کھلنا ہے۔ اس دعا میں بندہ اپنے دشمن کے خلاف مدد و تعاون کا سوال کرتا ہے کیونکہ نصرت سے مراد دشمن پر غلبہ ہے۔ بندہ اس دعا میں علم نافع اور عمل صالح کا

سوال کرتا ہے کیونکہ نور سے مراد ایمان کی جانب ہدایت اور صحیح علم کی جانب رہنمائی ہے جو شرک و کفر، گمراہی اور جہالت کے مقابلے میں ہے۔ بندہ اس دعا میں پاکیزہ اور حلال رزق میں آسانی و کثرت طلب کرتا ہے کیونکہ برکت سے مراد حلال و پاکیزہ اور مبارک رزق کی شکل میں خیر و بھلائی کی کثرت اور اس کے حصول میں آسانی ہے۔ برکت سے مراد وقت بھی ہے جو دراصل انسانی زندگی ہے جس کو عمر بھی کہا جا سکتا ہے، بندہ اس میں برکت کا سوال کرتا ہے کہ اس کی سمت سیدھی ہو، منزل متعین ہو اور غلط کاموں میں ضائع ہونے سے بچ جائے۔

☆ بندہ صبح یا شام کی ہدایت مانگتا ہے جس کا مطلب حق شناسی کی توفیق، اس کی تفہیم، اس پر عمل اور اس پر ثابت قدمی اختیار کرنا ہے۔ ہدایت کی پیروی میں ثابت قدمی اور خواہشات کے ہاتھوں مغلوب ہو جانے سے پناہ کا سوال، اس دعا میں کیا گیا ہے۔ نیز بندہ صبح یا شام کے شر سے پناہ طلب کرتا ہے۔ شر میں ہر قسم کے دینی امور جیسے گمراہی، شک و شبہ اور وسوسہ وغیرہ، اور ہر قسم کے دنیاوی اُمور جیسے آفات، تکالیف، مصائب، مالی پریشانی، اولاد کا دکھ، اہل و عیال میں پریشانی اور شیطان یا جنات کی طرف سے پہنچنے والی تکالیف، شامل ہیں۔ مزید یہ کہ اس دعا میں، دن یا رات کے بعد آنے والی چیزوں کی برائی اور شر سے پناہ اور ان کے مضر اثرات سے بھی پناہ کا سوال، شامل ہے۔ گویا اس دعا کے ذریعے بندہ محض فوائد کے حصول کی بجائے نقصان اور مفاسد کو روکنا چاہتا ہے کیونکہ کبھی نقصان کو روکنا، فائدہ لانے سے زیادہ اہم ہوتا ہے۔

7۔ ساتویں دعا:

سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ، عَدَدَ خَلْقِهِ، وَرِضَا نَفْسِهِ، وَزِنَةَ عَرْشِهِ

وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ۔[1] (3مرتبہ)

(Sub haa nallahi wa bi hamdi hee, ada da khalqi hee, wa riza nafsi hee, wa zina ta arshi hee wa midada kalima tihee.)

"اللہ پاک ہے اور اپنی تعریف کے ساتھ، اپنی مخلوق کی گنتی کے برابر، اور اپنے نفس کی رضا کے برابر، اور اپنے عرش کے وزن کے برابر اور اپنے کلمات کی سیاہی کے برابر۔"

فوائد:

صرف تین مرتبہ یہ کلمات پڑھ لینا، نماز فجر سے نماز اشراق تک اپنی نماز والی جگہ پر بیٹھ کر مسلسل اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے سے، زیادہ وزنی (عمل) ہے۔

تفہیم و معنویت:

☆ ان کلمات میں اللہ کی حمد و تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بیان کی گئی ہے جس میں بندہ اپنی عاجزی کا اظہار کرتا ہے کہ میرا خالق و مالک اس قدر عظیم ہے کہ میں، اس کی تعریف اور پاکی کے بیان کا حق ادا نہیں کر سکتا۔ اُس ادائیگی کا حق کس قدر ہے؟ یہ وہ خود ہی بہتر جانتا ہے، لہذا بندہ یہ التجاء کرتا ہے کہ جتنی مخلوقات کی تعداد ہے میں اس کے برابر اللہ کی حمد و پاکی بیان کرتا ہوں کیونکہ مخلوق لاتعداد ہے اور ہر مخلوق کو پیدا کرنا بھی اس کی نعمت و احسان اور کسی حکمت سے خالی نہیں۔ بندہ پھر دوسرے پہلو سے التجاء کرتا ہے کہ اللہ کی تعریف و توصیف اس کی اپنی رضامندی کے برابر ہے کیونکہ اللہ کی رضامندی اس کائنات میں

---

(1) مسلم:2726، عن ام المؤمنین جویریۃ بنت الحارث رضی اللہ عنہا

انسان کو ملنے والی سب سے بڑی نعمت ہے اور یہ جنت میں بھی سب سے بڑی نعمت ہو گی کہ اللہ اہل جنت سے اپنی رضامندی کا اعلان فرمائے گا۔

☆ پھر بندہ تیسرے پہلو سے التجا کرتا ہے کہ اللہ کی تعریف وثناء اس کے عرش کے وزن کے برابر ہے کیونکہ وہ جس عرشِ عظیم کا رب ہے اس کی وسعتوں کا ادراک اور وزن کا اندازہ لگانا انسان کی عقل و فہم اور قوت و طاقت سے بالاتر ہے، تو جس طرح اس کا ادراک واندازہ انسان کے بس میں نہیں اسی طرح اس کی حمد وثناء اور تعریف وتوصیف کی ادائیگی بھی انسان کے بس سے باہر ہے۔ پھر بندہ چوتھے پہلو سے التجاء کرتا ہے کہ اللہ کی تعریف وپاکی اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر ہے، یعنی تعداد میں اُس کی طرح ہے، جو بے حد وحساب ہے اور کبھی نہ ختم ہونے والی ہے۔ کلمات سے مراد اللہ تعالیٰ کی مبارک صفات اور مبارک نام بھی ہیں جو اس نے اپنے خود رکھے ہیں، یا اپنی کتابوں میں نازل فرمائے ہیں، یا اپنی مخلوقات کو سکھائے ہیں، یا اپنے پاس غیب میں محفوظ رکھے ہیں۔ بندے کے لیے یہ اندازہ لگانا ممکن نہیں ہے کہ اللہ کے نام کتنے ہیں، نازل شدہ کتب کتنی ہیں جن میں اللہ کے نام موجود تھے، یا لوحِ محفوظ میں کتنے نام درج ہیں، مخلوقات کتنی ہیں جنہیں اللہ کے نام معلوم ہیں اور کس کو، کون کون سا نام معلوم ہے اور اللہ کے بے حد وحساب علم غیب میں کتنے نام پوشیدہ ہیں۔

☆ ان کلمات میں کثرت کے اندر، بہت مبالغہ موجود ہے کیونکہ مخلوقات کی گنتی پوری کرنے کے لیے انسان کے پاس کوئی عدد نہیں، اس سے بڑی بات یہ ہے کہ اللہ کی ذاتی رضامندی اسی کی شان ہے، اس کے عرش کا وزن انسانی سوچ سے بالاتر ہے اور اس کی حمد وتوصیف کے کلمات لکھنے کے لیے سمندروں کے برابر سیاہی بھی ناکافی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نماز فجر سے نماز اشراق تک اپنی نماز والی

جگہ پر بیٹھ کر مسلسل اللہ کا ذکر کرنے والے شخص سے، ان مذکورہ بالا کلمات کو صرف تین مرتبہ پڑھ لینے والا شخص، کلمات یا عمل یا عبادت یا اجر وثواب کے اعتبار سے، پہلے شخص سے زیادہ وزنی ہو جاتا ہے۔ مزید یہ کہ ان کلمات کے ذریعے ایک مؤمن اللہ کی عظمت، مخلوقات کی پیدائش اور ان پر دسترس، اللہ کی رضا وخوشنودی، اس کے عرش اور اس کے کلمات کے موجود ہونے کے بارے میں اپنے عقیدے کا اظہار بھی کرتا ہے۔

8۔ آٹھویں دعا:

أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْماً نَافِعاً، وَّرِزْقاً طَيِّباً، وَّعَمَلاً مُّتَقَبَّلاً۔[1]

(نماز فجر کے بعد ایک مرتبہ)

(Allahumma innee as'aluka ilman nafi aaon wa rizqan tayyi baon wa amalam mutaqabblan.)

''اے اللہ! میں تجھ سے نفع والا علم، پاکیزہ رزق اور مقبول عمل کا سوال کرتا ہوں۔''

فوائد:

جناب رسول اللہ ﷺ نماز فجر کی ادائیگی اور سلام پھیرنے کے بعد یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

---

(1) ابن ماجہ: 925، صحیح، عن امّ المؤمنین امّ سلمۃ ؓ۔ بعض طرق سے یہ حدیث ضعیف بھی ہے لیکن اس کے دیگر شواہد ابو داؤد اور ترمذی وغیرہ میں بروایت سیدنا ثوبان ؓ موجود ہیں جن سے تقویت پا کر یہ حدیث صحیح کے درجہ تک پہنچ جاتی ہے۔

تفہیم و معنویت:

☆ یہ ایک جامع اور بہترین دعا ہے کہ بندہ دن کے آغاز پر اپنے رب سے نفع بخش علم کا سوال کرتا ہے۔ کیونکہ ہر شخص سارا دن کچھ نہ کچھ سیکھتے گزارتا ہے تو بندہ دعا مانگتا ہے کہ میں جو کچھ سیکھوں وہ نفع مند اور فائدہ بخش ہو، ایسا نہ ہو کہ سارا دن فضول، غیر ضروری اور ایسی چیزیں سیکھوں جو دینی یا دنیاوی اعتبار سے فائدہ مند نہ ہوں۔ علم ایک نعمت ہے، حصول علم ایک فضیلت ہے اور نفع بخش علم کے حصول کی دعا مانگنا جناب رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی مبارک سنت ہے۔ بندہ پاکیزہ روزی کا سوال کرتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ خود پاک ہے اور اپنے بندوں کے لیے بھی پاکیزہ چیزیں پسند فرماتا ہے۔ اس لیے کہ پاکیزہ چیز کے اثرات پاکیزہ ہوتے ہیں۔ ہر انسان کی کچھ ضروریات ہیں جن کو پورا کرنے کے لیے اسے راستہ اور طریقہ وہ اختیار کرنا چاہیے جو جائز اور حلال ہو۔

☆ رزق سے مراد صرف کھانے اور پینے والی اشیاء نہیں بلکہ اس سے مراد انسان کو ملنے والی تمام نعمتیں ہیں، جیسی انسان کی جسمانی صلاحیتیں، اس کی صحت وعافیت، اس کے ماحول کا امن وسکون، اس کی آزادی، اس کی بیوی اور اولاد، اس کے رشتے ناطے، اس کے پاکیزہ افکار و نظریات، اس کی رہائشی ضروریات، اس کی سواریاں اور اس کا کاروبار وغیرہ، یہ سب اللہ کا دیا ہوا رزق ہے۔ پھر بندہ ایسے عمل کی توفیق مانگتا ہے جو اللہ کے ہاں قابلِ قبول ہو کیونکہ بہت سے لوگ عمل کرتے ہیں لیکن وہ اللہ کے ہاں مقبول نہیں ہوتے۔ اس لیے کہ وہ اللہ کی رضا مندی سے ہٹ کر یا اس کے پیغمبر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی سنت کے موافق ومطابق نہیں ہوتے۔ ایسا انسان بہت بڑے خسارے میں ہے جو روز محنت ومشقت کے ساتھ اچھا عمل سرانجام دے، فی سبیل اللہ مال خرچ کرے، سردی گرمی میں وضو

وغسل اور طہارت کا اہتمام کرے، صوم وصلاۃ کی پابندی کرے، اپنا کاروبار چھوڑ کر اُمورِ خیر کے لیے وقت نکالے، اپنے گھر اور وطن سے دور کسی خیر کے کام میں شریک ہو وغیرہ، لیکن اتنی محنت ومشقت اور کوشش کے باوجود اس کا عمل رائیگاں جائے اور اس کی کوئی قدر وقیمت نہ ہو، یہ بہت بڑا خسارہ ہے۔

9۔ نویں دعا:

أَللّٰهُمَّ بِكَ أُحَاوِلُ وَبِكَ أُصَاوِلُ وَبِكَ أُقَاتِلُ۔[1] (ایک مرتبہ)

(Allahumma bika u havilu wa bika u savilu wa bika u qatilu.)

”اے اللہ! میں تیری ہی مدد وتوفیق سے پکڑتا ہوں اور تیری ہی مدد وتوفیق سے کسی کا مقابلہ (کسی پر حملہ) کرتا ہوں اور تیری ہی مدد وتوفیق سے جنگ کرتا ہوں۔“

فوائد:

☆ تمام اعمالِ صالحہ، اللہ تعالیٰ کی مدد وتوفیق سے ہی سرانجام پاتے ہیں۔

☆ کسی قوم، مُلک یا مدِّ مقابل کا خوف لاحق ہو، تو دعا پڑھنی چاہیے۔

تفہیم ومعنویت:

یہ دعا، آپ ﷺ نے نمازِ فجر کے بعد اُن دنوں میں پڑھی تھی جب غزوہ حنین ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے اِن کلمات کے بارے استفسار کرنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے اللہ کے ایک پیغمبر کا تذکرہ فرمایا جن کو اپنی امّت یا قوم کے حوالے سے تین

(1) سلسلہ احادیث صحیحہ: 1061، مسند احمد: 18960، صحیح، عن صہیب بن سنّان رومی رضی اللہ عنہ

امور میں سے ایک کا اختیار دیا گیا تھا، کہ آپ خود منتخب کر لیں۔ اول بھوک، دوم موت اور سوم دشمن کا غلبہ۔ اس پیغمبر نے اپنی امّت یا قوم کے لیے موت کا آپشن قبول کیا تھا جس پر انہیں کچھ دن تک کے لیے موت سے ہمکنار کر دیا گیا تھا۔

آپ ﷺ نے اس موقع پر یہ دعا روزانہ پڑھی، تاکہ دشمن کا خوف رفع ہو جائے، اللہ کی مدد و توفیق میدان جنگ میں شاملِ حال ہو جائے اور دشمن کے مقابلے میں میری امّت کے قدم جم جائیں۔ کوئی بھی خیر کا کام، اللہ کی مدد و توفیق کے بغیر پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچ سکتا۔

(أَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ)[1] یعنی تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس کی مہربانی سے تمام نیک کام پایۂ تکمیل کو پہنچتے ہیں۔ لہذا بندے کو ہر حال میں اور خیر کے ہر کام میں اللہ تعالیٰ پر توکل و بھروسا کرنا چاہیے اور معاملات واُمور کی تکمیل کی کوشش کے دوران بھی اللہ تعالیٰ سے مدد و توفیق مانگنی چاہیے۔

---

(1) ابن ماجہ: 3803، حسن، عن امّ المؤمنین عائشہؓ۔

شام کے اذکار و دُعائیں

ترجمہ، فوائد اور تفہیم و معنویت

1۔ پہلی دعا:

أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، رَبِّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا، رَبِّ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ، رَبِّ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ۔[1]

(ایک مرتبہ)

(Amsaina wa amsal mulku lillahi, wal hamdu lillahi, la elaha illallahu wahdahu la shreeka lahu, lahul mulku walahul hamdu wa huwa alaa kulli shaien qadeerun, Rabbi inni as’aluka khaira ma fee hazihi llailati wa khaira ma ba’adaha, wa a’auzu bika min sharri ma fee hazihi llailati wa sharri ma ba’adaha, Rabbi a’auzubika minal kasali 73as u ill kibari, Rabbi a’auzu bika min azaabin fin nari wa azaabin fil qabri.)

---

(1) مسلم: 2723، عن عبد اللہ بن مسعودؓ

”ہم نے شام کی اور اللہ کے ملک نے شام کی اور تمام تعریف اللہ ہی کے لیے ہے۔ اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہی ہے اور اسی کے لیے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے میرے رب! اس رات میں جو خیر ہے اور اس کے بعد میں جو خیر ہے، میں اس کا تجھ سے سوال کرتا ہوں اور اس رات کے شر سے اور اس کے بعد والے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے میرے رب! میں سستی اور بڑھاپے کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اے میرے رب! میں آگ کے عذاب اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“

نوٹ: اس دعا کے فوائد اور تفہیم و معنویت کے لیے صفحہ نمبر 55 دیکھیں۔

2۔ دوسری دعا:

اَللّٰهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا، وَبِكَ أَصْبَحْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوْتُ، وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ۔[1] (ایک مرتبہ)

(Allahumma bika amsaina, wa bika asbahna, wa bika nahya, wa bika namootu, wa elaikal maseeru.)

”اے اللہ! تیرے (نام کے) ساتھ ہم نے شام کی اور تیرے (نام کے) ساتھ ہم نے صبح کی اور تیرے (نام یا فضل واحسان کے) ساتھ ہم زندہ ہیں اور تیرے (نام کے) ساتھ ہم مریں گے اور تیری طرف ہی (واپس) لَوٹ کر جانا ہے۔“

نوٹ: اس دعا کے فوائد اور تفہیم و معنویت کے لیے صفحہ نمبر 57 دیکھیں۔

(1) ابن ماجہ: 3391، 3868، صحیح، عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

3۔ تیسری دعا:

أَللّٰهُمَّ مَا أَمْسٰى بِيْ مِنْ نِّعْمَةٍ أَوْ بِأَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ، لَا شَرِيْكَ لَكَ، فَلَكَ الْحَمْدُ، وَلَكَ الشُّكْرُ۔[1] (ایک مرتبہ)

(Allahumma ma amsa bi min nematin auo bi ahadim min khalqika fa minka wahdaka, la shreeka laka, fala kal hamdu walaka sshuk ru.)

"اے اللہ! مجھ پر یا تیری مخلوق میں سے کسی پر جس نعمت نے بھی شام کی ہے، وہ صرف تیری طرف سے ہے۔ تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں، پس تیرے ہی لیے حمد اور تیرے ہی لیے شکر ہے۔"

نوٹ: اس دعا کے فوائد اور تفہیم و معنویت کے لیے صفحہ نمبر 59 دیکھیں۔

4۔ چوتھی دعا:

أَمْسَيْنَا عَلٰى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ، وَعَلٰى كَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ، وَعَلٰى دِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلٰى مِلَّةِ أَبِيْنَا إِبْرَاهِيْمَ، حَنِيْفاً مُّسْلِماً وَّمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ۔[2] (ایک مرتبہ)

---

(1) ابو داوٗد: 5730، نسائی: 9835، عن عبداللہ بن غنّام البیاضی ؓ۔ علامہ البانیؒ نے اس حدیث کو "ضعیف" لکھا ہے۔ اس حدیث کی سند میں ایک راوی عبداللہ بن عَنبسہ کو صرف علامہ ابن حبّانؒ نے ثقہ کہا ہے۔ لیکن یہ حدیث قابلِ حجّت ہے کیونکہ امام نوویؒ نے اس کی سند کو جیّد قرار دیا ہے (کتاب الأذکار للنووی، بتحقیق شعیب الأرناؤوط، رقم الحدیث: 216، صفحہ: 79) جبکہ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔ (فتح الباری، 11/ 131)

(2) مسند احمد: 15364،15397، صحیح، عن عبدالرحمن بن ابزیٰؓ

(Amsaina ala fitra til islami, wa ala kalimtil ikhlasi, wa ala Deeni Nabiyyina Muhammadin, wa ala millati abeena ibraheema, hanifam muslimao wama kana minal mushrikeen.)

”ہم نے شام کی، فطرتِ اسلام اور کلمۂ اخلاص پر اور اپنے نبی محمد ﷺ کے دین پر اور اپنے جدِّ امجد ابراہیم (علیہ السلام) کی ملت (طریقہ/ راستہ) پر جو سب سے یکسو ہو گئے تھے (وہ) مسلمان تھے اور (وہ) مشرک نہیں تھے۔“

نوٹ: اس دعا کے فوائد اور تفہیم و معنویت کے لیے صفحہ نمبر 60 دیکھیں۔

5۔ پانچویں دعا:

أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَمْسَيْتُ أُشْهِدُكَ وَأُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ، وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ، أَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ۔[1] (4 مرتبہ)

(Allahumma inni amsaitu ush hiduka wa ush hidu hamalata arshika wa malaika taka wa jameea khalqika, annaka anta Allahu La elaha illa anta wa anna Muhammadan abduka wa rasuluka.)

”اے اللہ! میں نے اس حال میں شام کی کہ میں تجھے گواہ بناتا ہوں اور

(1) ابوداؤد: 5069، عن انس بن مالکؓ۔ علامہ البانیؒ نے اس حدیث کو ضعیف لکھا ہے جبکہ شیخ زبیر علی زئیؒ نے اِسے حسن قرار دیا ہے۔علامہ ابن بازؒ نے بھی ”مجموع فتاوی ابن باز“ میں 26/29 پر اسے حسن لکھا ہے۔ اس حدیث کے دیگر شواہد بھی موجود ہیں۔

تیرا عرش اٹھانے والوں کو، تیرے فرشتوں کو اور تیری تمام مخلوق کو گواہ بناتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے اور تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، تو اکیلا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، اور بے شک محمد ﷺ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔"

نوٹ: اس دعا کے فوائد اور تفہیم و معنویت کے لیے صفحہ نمبر 62 دیکھیں۔

6۔ چھٹی دعا:

أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ، فَتْحَهَا، وَنَصْرَهَا وَنُوْرَهَا، وَبَرَكَتَهَا، وَهُدَاهَا، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا۔[1] (ایک مرتبہ)

(Amsaina wa amsal mulku lillahi Rabbil Aalameena, Allahumma inni as'aluka khaira hazihil lailati, fatha ha wa nasra ha wa noora ha wa barakata ha wa huda ha, wa a'auzu bika min sharri ma feeha wa sharri ma ba'ada ha.)

"ہم نے شام کی اور اللہ، جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے، کے ملک نے شام

(1) ابوداؤد: 5084، 5086، ضعیف، عن ابی مالک الاشعریؓ۔ حافظ ابن قیمؒ نے اسے حسن قرار دیا ہے (زاد المعاد، 2/ 337)۔ عراقی نے اس کی سند کو جیّد قرار دیا ہے (تخریج احادیث إحیاء علوم الدین، 2/ 843)۔ علامہ البانیؒ نے اپنی بعض کتب میں اسے حسن (صحیح وضعیف الجامع الصغیر، 1/ 353) اور بعض کتب میں اسے ضعیف قرار دیا ہے (سلسلہ احادیث ضعیفہ: 5606)۔ شیخ شعیب الأرناؤوطؒ (سنن ابی داوٗد، 7/ 417) اور شیخ عبدالقادر الأرناؤوطؒ نے بھی اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے (حاشیہ جامع الاصول، 4/ 250)۔

کی۔ اے اللہ! میں تجھ سے اس رات کی بھلائی کا سوال کرتا ہے (یعنی) اس رات کی فتح (وکشادگی)، نصرت (ومدد)، نور (ہدایت)، برکت (کثرت) اور ہدایت (حق کی) مانگتا ہوں۔ اور اے اللہ! میں اس رات میں موجود شر اور اس کے بعد آنے والے شر (کے مضر اثرات) سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“

نوٹ: اس دعا کے فوائد اور تفہیم ومعنویت کے لیے صفحہ نمبر 64 دیکھیں۔

7۔ ساتویں دعا:

أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔[1] (3 مرتبہ)

(A'auzu bikali maati Allahi ttaamati min sharri ma khalaqa.)

”میں اللہ کے پورے کلمات کے ساتھ پناہ چاہتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جسے اس نے پیدا کیا۔“

فوائد:

یہ کلمات پڑھنے والا ہر تکلیف دہ، مضر چیز اور بخار وغیرہ سے محفوظ ومامون رہے گا۔

تفہیم ومعنویت:

اس حوالے سے ایک دوسری حدیث، سیدنا ابوہریرہ ؓ سے بھی مروی ہے۔[2]

(1) مسلم: 2709،2708، عن خولۃ بنت حکیم السُّلَمِیَّۃ ؓ

(2) مسلم: 6880، عن ابی ھریرۃ ؓ

حدیث کے مطابق شام کے وقت ان کلمات کو تین مرتبہ پڑھنے والا اس رات بخار (یا ایسا زہر جو تکلیف یا بخار کا باعث بنے) سے محفوظ رہے گا۔ اللہ کے کلمات سے مراد اللہ تعالیٰ کی مبارک صفات اور نام ہیں جو اس نے اپنے خود رکھے ہیں، یا اپنی کتابوں میں نازل فرمائے ہیں، یا اپنی مخلوقات کو سکھائے ہیں، یا اپنے پاس غیب میں محفوظ رکھے ہیں۔ بندے کے لیے یہ اندازہ لگانا ممکن نہیں ہے کہ اللہ کے نام کتنے ہیں، نازل شدہ کتب کتنی ہیں جن میں اللہ کے نام موجود تھے، یا لوحِ محفوظ میں کتنے نام درج ہیں، مخلوقات کتنی ہیں جنہیں اللہ کے نام معلوم ہیں اور کس کو، کون کون سا نام معلوم ہے اور اللہ کے بے حد وحساب علم غیب میں کتنے نام پوشید ہیں۔

کلماتِ تامّہ سے مراد ایسے کلمات ہیں جن میں کوئی نقص و عیب اور کمی نہ ہو۔ اس سے مراد فائدہ مند اور شفا بخش الفاظ بھی ہیں، اس سے مراد اللہ کی نازل شدہ کتابیں، قرآن مجید اور سابقہ انبیاء کرام ﷺ پر نازل شدہ شرائع بھی لی گئی ہیں اور اس سے مراد سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر وغیرہ جیسے کلمات بھی ہیں کیونکہ ان میں سے ہر کلمہ اللہ کی توحید، پاکیزگی، جمال وجلال اور عظمت وکمال پر دلالت کرتا ہے۔

تمت بالخیر

.... ☆☆☆ ....

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ثُریّا اِسحاق پبلشرز، ٹرسٹ اینڈ ویلفیئر فاؤنڈیشن

باغبانپورہ، حافظ آباد روڈ، گوجرانوالہ، پاکستان

یہ ادارہ گزشتہ قریبا 15 سال سے محدود پیمانے پر اور علاقائی سطح پر دینی، فلاحی اور اصلاحی اعتبار سے، مفت خدمت کے امور سرانجام دے رہا ہے۔ ادارے کی جانب سے سفید پوش ضرورتمندوں اور دینی و دنیاوی تعلیمی اداروں کے طلبہ وطالبات کو نئے اور اچھی حالت کے استعمال شدہ کپڑے، جوتے، سکول بیگ، کتابیں، سٹیشنری، فیس، میڈیکل چیک اپ، میڈیکل کیمپ، ادویات، عطیہ خون، راشن اور نئی یا اچھی حالت کی گھریلو ضرورت کی استعمال شدہ چیزیں فی سبیل اللہ مہیا کی جاتی ہیں۔

ادارے کی جانب سے شائع کردہ مختلف کتابیں، صبح وشام کے اذکار ودعائیں، فرض نمازوں کے بعد اذکار ودعائیں اور روزمرہ کی اہم دعائیں، اسٹیکرز اور پاکٹ سائز کتاب کی صورت میں حاصل کریں۔ اپنی دنیا وآخرت سنوارنے اور اپنے مرحومین کیلئے صدقہ جاریہ بننے کیلئے چھپوانے کیلئے رابطہ کریں۔

احباب سے گزارش ہے کہ اذکارِ مسنونہ خود پڑھیں اور دوسروں کو پڑھنے کی ترغیب دے کر ثوابِ دارین حاصل فرمائیں۔ چھپوانے کیلئے ہم سے رابطہ فرمائیں۔

رابطہ نمبر: 03338147420

مصنف کی دیگر کتب

- ☆ الوداعی تقریب ''Farewell Party'' نصیحت یا تفریح؟
- ☆ صحت، بیماری، موت اور جنازہ
- ☆ آسان ماہِ رمضان
- ☆ راستوں کے حقوق
- ☆ تاریخ واصول تفسیر (مختصر)
- ☆ معاشرتی عدم برداشت
- ☆ امام ابن تیمیہؒ، ایک نظریہ، ایک تحریک
- ☆ مسئلہ تکفیر
- ☆ خوارج کی تکفیر کا مسئلہ اور ڈاکٹر طاہر القادری صاحب کی غلط فہمی کا ازالہ
- ☆ مسئلہ ارتداد
- ☆ اقدامی اور دفاعی جہاد
- ☆ نماز میں ہماری غلطیاں
- ☆ سعودیوں/وہابیوں کے ہاتھوں فلسطین فروشی کا دعویٰ۔ تحقیقی، تجزیاتی اور تنقیدی مطالعہ
- ☆ فرض نماز کے بعد مسنون اذکار اور دعائیں (پاکٹ سائز)
- ☆ صبح وشام کے مسنون اذکار اور دعائیں (پاکٹ سائز)



ثریا اِسحاق پبلشرز، ٹرسٹ اینڈ ویلفیئر فاؤنڈیشن
نزد باغبانپورہ، حافظ آباد روڈ، گوجرانوالہ، پنجاب، پاکستان (03338147420/03216400497)